سیرت منظوم

سیرتِ ﷺ منظوم

(بصورتِ قطعات)

راجا رشید محمود

۹۲ کا تحفہ

کتاب — سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات)

شاعر — راجا رشید محمود۔ ایم اے' فاضلِ درسِ نظامی
سینئر ماہرِ مضمون۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ۔ لاہور

مصحح — نسرین اختر

نگرانِ طباعت — اظہر محمود ایڈیٹر ہفت روزہ "اخبارِ عام" لاہور۔
منیجر ماہنامہ نعت لاہور

خطاط — محمد یوسف نگینہ

کمپوزنگ — آزاد کمپوزنگ سنٹر' لاہور (ہیلو ۵۴۳۳-۸۳)

اشاعتِ اول — ۱۹۹۲ء

طابع — حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز' لاہور

قیمت — پچاس روپے

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

فون۔ ۴۶۳۶۸۴

منظر

تقدیم

اردو زبان کی ابتدا ہی حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت سے ہوئی اور قدیم نعتیہ منظومات میں بھی حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی سیرت و سوانح کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیّبہ کے بعض پہلوؤں کو واقعاتی انداز میں پیش کرنے کے میلان نے نور نامے' میلاد نامے' معراج نامے اور وفات نامے لکھوائے۔ جوں جوں زبان ترقی کرتی گئی' اس میں حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منظوم سیرت لکھنے کے ذوق کو بھی انگیخت ہوئی۔

اردو شاعری کی ابتدا میں بھی عام طور پر مثنویاں ہی لکھی گئیں جو عموماً مجلسی ضرورتوں کے تحت تصنیف ہوئیں اور سیرتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نظم کرنے کی کوششوں کو بھی شاعری کا یہی قالب مناسب معلوم ہوا چنانچہ منظوم سیرۃُ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لئے آغاز ہی سے' اسی ہیئت کو استعمال کیا گیا۔

اب تک معلوم منظوم کوششوں میں قدرتی کی "قصص الانبیاء" پہلی مثنوی ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک تمام مشہور انبیاءِ کرام کے حالات نظم کئے گئے ہیں۔ اس کا سنِ تصنیف ۱۰۹۵ھ ہے۔ نصیرالدین ہاشمی نے کتب خانۂ آصفیہ' حیدر آباد دکن کا مملوکہ نسخہ دیکھا ہے جو ناقص الآخر ہے اور اس میں ہجرتِ حبشہ تک کے واقعات ملتے ہیں۔ یہاں تک اس مثنوی میں دس ہزار کے قریب اشعار ہیں اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پورے حالات قلم بند کئے گئے ہیں یا نہیں' اور باقی کے حالات کتنے اشعار پر مشتمل ہیں۔ (دکن میں اُردو۔ ص ۲۰۳)

شاہ محبوب عالم جیون کی مثنوی "دردنامہ" کا مخطوطہ رام پور میں ہے۔ اس کا سالِ تصنیف ۱۱۳۰ھ / ۱۷۲۰ء ہے۔ "اُردو شہ پارے" جلد اول (ص ۳۵۶) اور "پنجاب میں اردو" (ص ۱۹۱) میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ مثنوی فارسی بحر میں ہے اور اس کا موضوع "فی

مضمون الاحوال الولادت وفات محمد صاحب" بتایا گیا ہے۔ ڈاکٹر گیان چند نے بطورِ نمونہ پانچ شعر ایسے بھی دیئے ہیں جو جنگِ اُحُد کے بیان پر مشتمل ہیں۔ (اردو مثنوی شمالی ہند میں' جلد اول۔ ص ۱۷۱)۔ اس سے گمان ہوتا ہے کہ اس میں صرف ولادت و وفاتِ آنحضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بیان نہیں ہوگا۔ ممکن ہے' ولادت سے وفات تک پوری سیرت بیان کی گئی ہو۔ پروفیسر سید یونس شاہ نے اس کا یہ مطلب نکالا ہے کہ "دردنامہ" میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے بعض پہلوؤں کو نظم کیا گیا ہے (تذکرہ نعت گویانِ اردو۔ جلد اول ۔ ص ۱۹۴)

میر فیاض ولی ویلوری کی "روضۃ الانوار" کا موضوع سیرتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس کا سنِ تصنیف ۱۱۵۹ھ ہے۔ یہ تصنیف ۲۲۴۰ اشعار پر مشتمل ہے۔ نصیر الدین ہاشمی کی 'دکھنی کے چند تحقیقی مضامین" (ص۔ ۲۸) کے حوالے سے ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے مقالے میں اس کا ذکر کیا ہے (اردو میں نعت گوئی۔ ص ۲۴۱)

نوازش علی شیدا کی "اعجازِ احمدی" ۱۱۸۶ھ کی تصنیف ہے۔ مثنوی چار جلدوں میں ہے اور ۱۹ ہزار کے قریب اشعار پر مشتمل ہے۔ یہ مثنوی مخطوطے کی صورت میں' حیدر آباد دکن کے دو تین ذخیرہ ہائے کتب میں محفوظ ہے۔ اس میں شرح و بسط سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات نظم کئے گئے ہیں (رفیع الدین اشفاق' ڈاکٹر۔ اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۱۸۹) پروفیسر سید یونس شاہ نے افسر امروہوی کے حوالے سے اس مثنوی کے چاروں حصوں کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ حصۂ اول میں نورِ محمدیؐ سے لے کر چالیس سال کی عمر تک کے حالات' دوسرے حصے میں اعلانِ نبوت سے ہجرت تک کے حالات' تیسرے حصے میں ہجرت سے وفات تک کے حالات و کوائف درج ہیں اور چوتھی جلد میں معجزات وغیرہ کا بیان ہے (تذکرہ نعت گویانِ اردو جلد اول۔ ص ۲۵۱) البتہ غلطی سے انہوں نے یہ تفصیل نوازش علی شیدا کی دوسری مثنوی "روضۃ الاطہار" کے ضمن میں درج کر دی ہے جس میں دراصل واقعاتِ کربلا نظم کئے گئے ہیں۔

مولانا محمد باقر آگاہ کی مثنوی "ہشت بہشتِ معنوی" کا ذکر کئی کتابوں میں ملتا ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے لکھا ہے کہ یہ کتاب مطبع حیدری بمبئی میں ایک عرصہ پہلے طبع ہوئی

تھی۔ ان کے پیشِ نظر کتب خانۂ آصفیہ کا مخطوطہ ہے (اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۱۹۷) یہ آٹھ رسالوں من دیپک' من ہرن' من موہن' جگ موہن' آرامِ دل' راحتِ جاں' من درپن اور من جیون پر مشتمل ہے۔ نصیر الدین ہاشمی نے لکھا ہے کہ ان رسالوں کی تصنیف ۱۱۸۳ھ سے ۱۲۰۶ھ تک ہوئی (دکھنی کے چند تحقیقی مضامین۔ ص ۳۴'۳۶)

عام طور پر اس مثنوی کا نام "ہشت بہشت" لکھا جاتا ہے لیکن میرے پاس جو نسخہ ہے' اس پر نام لکھا ہے "مجموعۂ ہشت بہشتِ معنوی"۔ سرورق پر یہ بھی تحریر ہے کہ یہ مجموعۂ رسائل ۱۲۶۳ھ میں مطبع کشن راج میں چھپا۔ پھر مطبع عزیزیہ میں ربیع الاول ۱۲۷۰ھ میں طبع ہوا۔ آخری صفحے پر وضاحت موجود ہے کہ صفحہ ۵۲ تک تو مکتبۂ عزیزیہ میں چھپا' باقی کتاب مطبع مخزن الاخبار میں ۱۲۷۴ھ میں طبع ہوئی۔ یہ مثنوی ساڑھے نو ہزار کے قریب اشعار پر مشتمل ہے۔ اس میں حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی سیرتِ پاک کے علاوہ اخلاق و شمائل' خصائص' معجزات بھی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب اور آپؐ سے محبت رکھنے والوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

اس سلسلے کی دو اہم مثنویوں کا ذکر عام طور پر کتابوں میں نہیں ملتا' ان میں قاضی غلام قاسم مہری کی "عروسُ المجالس" ۲۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ساڑھے پانچ ہزار سے زائد اشعار ہیں اور یہ ۱۲۶۹ھ میں مطبع صالحی میں حلیۂ طبع سے مزین ہوئی۔ اس کی بارہ مجالس میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسری مثنوی "مصباح المجالس" قاضی غلام علی مہری کی ہے جو مطبع حیدری میں ۱۲۷۳ھ میں چھپی۔ کتاب ۳۹۵ صفحات کی ہے اور تقریباً ساڑھے سات ہزار اشعار رکھتی ہے۔ اس میں بھی بارہ مجالس ہیں جن میں سے بعض کے عنوان مقرر ہیں مثلاً انبیاءِ سابقہ کے بیان کردہ فضائلِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نورِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ولادت' معجزاتِ ولادت و بچپن' رضاعت وغیرہ۔ بعض مجالس کا عنوان نہیں ہے لیکن پوری سیرت نظم کی ہے۔ البتہ ان دونوں مثنویوں میں غزوات کا بھرپور تذکرہ نہیں ہے۔ یہ دونوں مثنویاں راقم الحروف کے ذخیرۂ کتب میں موجود ہیں۔

"گوہرِ مخزوں" سید محمد عبدالرزاق کلامی رائے بریلوی کی مثنوی ہے جو مطبع مفیدِ عام

آگرہ میں چھپی۔ صفحات ۱۵۴ ہیں۔ مثنوی میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ پاک نظم کی گئی ہے۔ سنِ تصنیف ۱۳۱۸ھ ہے۔ قطعاتِ تاریخ میں ۱۳۱۸، ۱۳۱۹ھ تاریخ نکالی گئی ہے۔ کسی نے نسخے پر ہاتھ سے ۱۳۲۲ھ لکھ رکھا ہے۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری کا "شاہنامۂ اسلام" چار جلدوں میں چھپ چکا ہے جن میں جنگِ خندق تک کی سیرت مثنوی کی صورت میں نظم کی گئی ہے۔ اس میں آٹھ ہزار کے قریب اشعار ہیں۔ پروفیسر جعفر بلوچ نے لکھا ہے کہ شاہنامہ کی پہلی جلد ۱۳۴۷ھ میں مکمل ہوئی (ماہنامہ شام و سحر لاہور۔ سیرت نمبر ۱۹۸۴۔ ص ۱۷۰۔ مضمون "اردو کے منظوم واقعاتِ سیرت")۔ نواب علی قاضی کی مثنوی "رسول کریم" ۱۹۸۴ء میں چھپی۔

سید منیر علی جعفری کی "تاریخِ اسلام" کی جلد اول عہدِ رسالت کا منظوم تذکرہ ہے۔ کتاب منیر الادب، کراچی نے ۱۹۶۷ء میں شائع کی۔ یہ بھی مثنوی ہی کی صورت میں ہے۔

"مثنوی جمالِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)" سید شمس الحق بخاری قادری قدیری کی تصنیف ہے جو پہلی بار ۱۹۸۴ء میں ادارۂ اشاعتِ تفسیرِ صدیقی، کراچی نے شائع کی۔ صفحات ۱۸۴ ہیں۔ ۷۵۲ اشعار نعتیہ ہیں اور ان میں مختلف عنوانات کے تحت حضور سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثناء کی سیرت بیان کی گئی ہے۔

"گوہرِ مخزوں" کے مصنف کلامی رائے بریلوی نے "حسام الاسلام" کے نام سے فتوحاتِ سیدِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نظم کیں۔ میرے ذخیرۂ کتب میں جو نسخہ ہے وہ ناقص الآخر ہے۔ یہ نسخہ صفحہ ۲۷ تک ہے اور اس میں جنگِ اُحد تک کے غزوات و سرایا کا منظوم بیان ہے۔ مثنوی کی صورت میں یہ کتاب مطبع مفیدِ عام، آگرہ سے ۱۳۳۲ھ میں شائع ہوئی۔

"جنگ نامۂ اسلام" فردوسیٔ ملت منظور (ملک منظور حسین منظور) کی تصنیف ہے جو تین جلدوں میں شائع ہوئی۔ یہ مثنوی ۱۹۳۵ء میں لکھی گئی۔ چار ہزار چار سو اشعار پر مشتمل ہے۔ اس میں جنگِ بدر، سویق، بنی قینقاع، اُحد اور خندق کا منظوم بیان ہے۔

حسام الاسلام اور جنگ نامۂ اسلام صرف غزوات و سرایا سے متعلق ہیں اور یوں پوری سیرۃُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان مثنویوں کا موضوع ہی نہیں لیکن بہرحال یہ سیرتِ پاک کے ایک اہم پہلو سے متعلق ہیں اور سیرت کی عام منظوم کتابوں میں اس موضوع کی جزئیات سے بڑی حد تک صرفِ نظر کیا گیا ہے، اس لئے میں نے ان کا ذکر ضروری سمجھا ہے۔ اسی طرح نفیس خلیلی کی مثنوی "قدسی" میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بچپن تک کے واقعات ہیں۔ یہ مثنوی ۱۹۲۲ء میں مکمل ہوئی۔ اس کے باقی دو حصے جو شباب اور نبوت کے دور کے واقعات پر مشتمل ہونا تھے، نہیں چھپ سکے۔ شاید لکھے ہی نہیں گئے۔

سیرت کے حوالے سے دو اور مثنویوں کا ذکر ڈاکٹر ریاض مجید نے کیا ہے۔ ایک سید امیر الدین حسین کی "مختارُ التفاسیر" اور دوسری غلام محمد حسرت کی "ریاض السیر" (اردو میں نعت گوئی۔ ص ۲۴۰) لیکن ان کے بارے میں تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔

اردو میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ پاک کو زیادہ تر مثنوی کی ہیئت میں نظم کیا گیا ہے۔ مسدس کی صنف میں منظوم سیرت کے ذکر میں محشر رسول نگری کی "فخرِ کونین" ہی کا نام لیا جاتا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ سید عنایت علی مسرور انسونوی کی کتاب "آئینہ حیاتِ سیدِ انام موسوم بہ کارنامۂ اسلام" "فخرِ کونین" سے پہلے ۱۹۳۴ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ مسدس کی صورت میں یہ پہلی منظوم سیرت ایک ہزار چار سو سے زیادہ بندوں پر مشتمل ہے۔ کتاب یونائٹڈ انڈیا پریس، نظیر آباد، لکھنؤ میں چھپی اور میرے ذاتی ذخیرۂ کتب میں موجود ہے۔

"فخرِ کونین" نثار احمد محشر رسول نگری کی تصنیف ہے۔ ۶۲۲ صفحات کی یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے جو سجاد پبلی کیشنز، کوئٹہ نے ۱۹۸۱ء میں ایک ہی جلد میں شائع کی۔ اس منظوم سیرت میں مسدس کے ۱۳۲۸ بند ہیں۔

مثنوی اور مسدس کی ہیئت میں سیرۃُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ان کتابوں کے علاوہ کسی اور صنفِ سخن یا ہیئت میں میرے علم کی حد تک کوئی منظوم سیرت نہیں۔ قطعات کی صورت میں پہلی بار راقم الحروف نے سیرتِ پاک نظم کرنے کی کوشش کی ہے۔ خدا کرے، میری یہ کاوش خوشنودیٔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا موجب ہو۔

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

کی مادرِ محترم

سیّدہ آمنہ (سلام اللہ علیہا)

کے نام

اِس منّت کے ساتھ کہ اب کے ابواء شریف میں حاضری

سے محروم نہ رہوں

مَنّ اللہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

دن ایک سے خدا نے بنائے سبھی، مگر

کیوں "ایک دن" نہ محترم سارے دنوں سے ہو

اس دن خدا نے ہم پہ ہے احساںؑ کیا بڑا

آمد ہوئی جہان میں آقاؐ کی پیر② کو



① لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا - تحقیق اللہ کا مومنوں پر احسان ہے کہ اس نے ان میں سے رسول بھیجا۔ (آل عمران - ۳، ۱۶۴) ② مسندِ احمد بن حنبلؒ - مسلم شریف - نسائی بروایت حضرت قتادہؓ / اشرف علی تھانوی، مولانا - حبیبِ خدا - ص ۲۹/ شبلی نعمانی، علامہ - سیرت النبیؐ جلد اول - ص ۱۷۶/ محمد عبدہٗ یمانی، ڈاکٹر - عَلِّمُوْا اَوْلَادَکُمْ مَحَبَّتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ (عربی) ص ۱۰۱/ غلام احمد حریری - سیرتِ سرورِ انبیاء - ص ۷۱/ شہناز کوثر - قوسِ قزح - ص ۳، ۱۳/ شیعہ مصنف اولادِ حیدر فوق بلگرامی لکھتے ہیں کہ علماءِ اہلِ بیت کے نزدیک بھی دو شنبہ ہے۔ (اُسوۂ الرسولؐ - جلد دوم - ص ۸)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

میلادُالنّبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وصحابہٖ وسلّم

ہُوا عالَم پہ احساں کبریا کا
تولُّد جب ہوئے سرکار ﷺ والا
مہینا تھا ربیعِ اوّلیں① کا
دوشنبہ دوسرا، تاریخ بارہ②



① شبلی – سیرت النبیؐ جلد اول – ص ۱۷۶/ ابوالحسن علی ندوی – نبیؐ رحمتؐ – ص ۱۰۳ ② ابنِ اسحاق' ابنِ ہشام' ابنِ کثیر' ابنِ حجر عسقلانی' طبری' امام نبہانی' شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' شیخ عبدالحق محدث دہلوی' سرسیّد احمد خان' عبدالقدوس ہاشمی' عبدالشکور فاروقی لکھنوی' پیر محمد کرم شاہ' خواجہ حسن نظامی' مفتی محمد شفیع' مولانا ابوالاعلیٰ مودودی' نور بخش توکلی' ثقۃ الاسلام کلینی (شیعہ محدث) اور بہت سے دوسرے سیرت نگار لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی (تفصیلی حوالوں کے لئے دیکھئے "حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت" از شہناز کوثر – ص ۱۹ تا ۲۰)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

معجزاتِ ولادت

پہلے تو منصب مِلا کرتا ہے، اور پھر اختیار
جو نبی ہو، رُونما ہوتا ہے اُس سے معجزہ
سرورِ کونین پیدائش سے پہلے تھے نبی
معجزاتِ روزِ دوشنبہ① سے یہ ثابت ہُوا

① جلال الدین سیوطیؒ امام – الخصائص الکبریٰ (ترجمہ از راجا رشید محمود و سید حامد لطیف) جلد اول ص ۱۰۱/ ابن جوزی – الوفا باحوالِ المصطفیٰؐ (ترجمہ از محمد اشرف سیالوی) / عبدالحق محدث دہلوی – مدارجُ النبوت جلد دوم (ترجمہ از غلام معین الدین نعیمی) ص ۳۳/ عبدالرحمان جامی – شواہدُ النبوت (ترجمہ از بشیر حسین ناظم) ص ۵۶/ اشرف علی تھانوی' مولانا نشرالطیب فی ذکرِ النبی الحبیبؐ – ص ۳۱/ احمد بن زین دحلانی مکی – سیرتِ دحلانیہ (مترجم صائم چشتی) ص ۱۴۰/ انوارِ محمدیہ – ص ۳۲ (المواہب اللدنیہ علامہ قسطلانی کی تالیف ہے جس کی تلخیص علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے "الانوارُ المحمدیہ" کے نام سے کی ہے – زیرِ نظر کتاب پروفیسر غلام ربانی عزیز کی ترجمہ ہے –)

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

ثویبہ کی آزادی

محسنِ انسانیت دُنیا میں آئے پیر کو
تو ثویبہ[1] کو بھی اِس موقع پہ آزادی[2] ملی
گویا یہ دن عورتوں کا یومِ آزادی ہُوا
بُولہب[3] کی ایک کنیزک بھی نبیؐ[4] کی ماں بنی



① اردو زبان میں لکھی جانے والی کئی کتابوں میں ثوبیہ لکھا جاتا ہے جو درست نہیں (مثلاً مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ مفتی بشیر احمد پسروری کی کتاب "انوارُ الصحابیات" ص ۳۶ --- اور پروفیسر ڈاکٹر غلام ربانی عزیز کی کتاب سیرتِ طیبہ جلد اول ص ۵۵) ② انوارِ محمدیہ - ص ۴۳/ مُلّا معین واعظ کاشفی، معارجُ النبوۃ - جلد دوم - ص ۱۱۰ (ترجمہ از حکیم محمد اصغر فاروقی) / سید محمد عابد - رحمت للعالمینؐ - ص ۳۹- ③ الوفا - ص ۱۳۸/ مدارج النبوت - دوم - ص ۳۹ ④ سیرتِ دحلانیہ - ص ۱۳۳/ عزیز الرحمان، مفتی - رسالت مآبؐ - ص ۱۳/ نور بخش توکلی - سیرتِ رسولِ عربیؐ - ص ۳۶

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

جشنِ ولادت کا اجر

قابلِ نفرت تھا، بدکردار تھا گو بُولہب[1]
اِس پہ بھی سُنتے ہیں، اُس کو کچھ رعایت[2] دی گئی
وجہِ تخفیفِ سزا یہ ہے کہ اُس نے پیر کو
اِک بھتیجے کی ولادت پر منائی تھی خوشی[3]

① تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَہَبٍ وَّ تَبَّ یعنی تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا - (ابی لہب - ۱۱۱) - ② مُلّا معین واعظ کاشفی - معارج النبوت - جلد دوم - ص ۴۰'۴۱/ انوارِ محمدیہ - ص ۴۳'۴۴/ عبد المصطفیٰ اعظمی - سیرتِ مصطفیٰ - ص ۶۰/ عبد العزیز ہزاروی - سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم - ص ۶۰'۶۱/ محمد اشرف، عبد المصطفیٰ - سیرتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم - جلد اول - ص ۳۸۱ ③ عبد الحق محدث دہلوی، شیخ - مدارج النبوت - جلد دوم - ص ۲۹

اللّٰھم
صلِّ علٰی
حبیبک
محمّدٍ
و بارک
وسلّم

رضاعی مائیں

اِک ثویبہؓ[1] تھیں رضاعی ماں مرے سرکارؐ کی
دُوسری حضرت حلیمہؓ سعدیہ[2] تھیں، اور بس
اُمِ ایمنؓ[3]، بنتِ مُنذرؓ[4]، پھر عواتکؓ[5] کو بھی ماں
لوگ کہتے ہیں مگر مجھ کو ہے اِس میں پیش و پس[6]



① ابراہیم سیالکوٹی۔ سیرتُ المصطفیٰ جلد اول۔ ص ۱۱۵/ مدارج النبوت۔ جلد دوم۔ ص ۳۳ (اردو کی بعض کتابوں میں ثوبیہ لکھا ہے جو غلط ہے۔ مثلاً سیرتِ رسولِ اکرمؐ از مفتی محمد شفیع ص ۳۸) ② عبدالرؤف داناپوری۔ اصح السِیَر۔ ص ۷/ حمید اللہ، ڈاکٹر۔ رسولِ اکرمؐ کی سیاسی زندگی۔ ص ۳۸/ مودودی، ابوالاعلیٰ۔ سیرتِ سرورِ عالمؐ۔ جلد دوم۔ ص ۹۶-۹۸ ③ سیوطی، جلال الدین۔ الخصائص الصغریٰ (عربی) ص ۵۳/ اسلم جیراجپوری، نوادرات۔ ص ۹ ④ مصباح الدین شکیل۔ سیرتِ احمدِ مجتبیٰؐ۔ جلد اول۔ ص ۲۷۔ ⑤ سیرتِ حلبیہ (عربی) جلد اول۔ ص ۱۳۳/ محمد رضا۔ محمدؐ رسول اللہؐ۔ ص ۳۶۔ ⑥ اس موضوع پر تفصیلی بحث شہناز کوثر کی کتاب "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن" میں ہے۔

اللّٰھم
صلِّ علٰی
حبیبک
محمّدٍ
و بارک
وسلّم

حضرت حلیمہ سعدیہؓ

پرورش کی، تربیت کی اور زباں[1] دانی کی تھیں
ذمہ دارِ اوّلیں حضرت حلیمہ سعدیہؓ
والدہ شیما[2] کی، عبداللہ[3] کی، سرکارؐ کی
ہاں امانت دار تھیں حضرت حلیمہ سعدیہؓ



① طبقاتِ ابنِ سعد بحوالہ "دائی حلیمہ" از محمد رحیم دہلوی۔ ص ۵۶/ احمد شجاع، حکیم۔ رحمت للعالمینؐ۔ ص ۳۳ ② امام خان نوشہروی، ابویحییٰ۔ مکالماتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ص ۱۸۱/ اصح السِیَر۔ ص ۷/ صفی الرحمان مبارک پوری۔ الرحیق المختوم۔ ص ۱۰۴/ انوارِ محمدیہؐ۔ ص ۲۴۰/ نیاز فتحپوری۔ صحابیاتؓ۔ ص ۲۱۳ ③ بشیر احمد پسروری، مفتی۔ انوارِ صحابیات۔ ص ۶۳/ غلام ربانی عزیز۔ سیرتِ طیبہ۔ جلد اول۔ ص ۵۵/ ابنِ قیم الجوزی۔ اُسوۂ حسنہ (زاد المعاد کی تلخیص "ہدی الرسول" کا اردو ترجمہ از عبدالرزاق ملیح آبادی) ص ۶۰

اللّٰھم صلّ علیٰ حبیبک محمد وبارک وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرورش

پرورش بچپن میں جن لوگوں نے کی سرکارؐ کی
اُن میں حضرت آمنہؓ ہیں، سعدیہؓ، شیماؓ بھی ہیں
ہیں جو عبد المطلبؓ[1]، بنتِ اسدؓ[2] اور عاتکہؓ[3]
اُمِ ایمنؓ ہیں، ابوطالبؓ بھی ہیں، ہالہؓ[4] بھی ہیں



① الوفا۔ ص ۱۰۲ تا ۱۱۵/ ترجمہ شواہدُ النبوت۔ ص ۷۲، ۷۳ ② عبد الحق محدث دہلوی۔ تاریخ مدینہ۔ ص ۱۷۷۔۱۸۰/ سِیَرُ الصحابیات و اسوہ صحابیاتؓ۔ ص ۱۰۳/ حسن نظامی، خواجہ۔ میلاد نامہ و رسول بِیتی۔ ص ۸۳/ عبد اللہ خنیزی۔ ابوطالبؓ مومنِ قریش (ترجمہ ذیشان حیدر جوادی) ص ۴۰/ طالب الہاشمی۔ سیرتِ فاطمۃ الزہراؓ۔ ص ۲۳۲۔ ③ مصباح الدین شکیل۔ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (ظہورِ قدسی سے مسجدِ قبا تک) ص ۹۲/ شبلی۔ سیرتِ طیبہ (مرتبہ میمونہ سلطان شاہ بانو) ص ۲۸ تا ۳۱۔ ④ فوق بگرامی۔ اُسوۃ الرسولؐ۔ جلد دوم۔ ص ۳۰

اللّٰھم صلّ علیٰ حبیبک محمد وبارک وسلم

دُرِّ یتیم

انتقالِ حضرتِ والدؓ تو کچھ پہلے ہُوا
بعد میں تشریف لائے اِس جہاں میں مصطفیٰؐ[1]
چھ برس[2] کے تھے کہ تکمیلِ یتیمی یُوں ہُوئی
والدہ نے ساتھ چھوڑا، کُوچ دنیا سے کیا[3]



① حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔ نُور البصر فی سیرتِ خیرِ البشرؐ۔ ص ۱۳/ محمد شفیع، مفتی۔ سیرتِ خاتم الانبیاءؐ۔ ص ۲۵/ رحیم دہلوی، محمد۔ تاجدارِ دو عالمؐ کے والدین۔ ص ۷۴، ۷۵/ ریاض حسین۔ جنابِ عبد اللہ۔ ص ۵۸/ حبیب الرحیم فاروقی۔ البدرین والنیّرین فی تحقیق اسلام آباءِ سید الکونینؐ/ معارج النبوت جلد اول۔ ص ۷۴۔ ② اُمِ فاروق۔ رسولِ اکرمؐ۔ ص ۱۲/ نالسائی۔ پیغمبرِ اسلامؐ (ترجمہ از محمد فیض الحسن) ۱۹۲۰۔ ص ۲۲ ③ محمد شفیع، مفتی۔ سیرتِ رسولِ اکرمؐ۔ ص ۴۳/ حیاتِ رسالت مآبؐ ص ۵۷

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت آمنہؓ کا انتقال

والدہ سرکارؐ کی اُن کو مدینہ لے گئیں

گویا پہلی بارؑ بچپن میں وہاں آقاؐ گئے

واپسی پر راستے میں ہوگیا ماںؑ کا وصال

ساتھ برکہؑ کے مرے سرکارؐ مکّہ آگئے



① ادارہ در راہِ حق۔ حضرت محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ص ۱۷/ نصیر احمد ناصرؔ ڈاکٹر۔ پیغمبرِ اعظم و آخرؐ۔ ص ۱۸۶/ حسین کاشفی۔ روضۃ الشہدا (مترجم صائم چشتی) ص ۱۵۰۔ ② غلام ربانی عزیز۔ سیرتِ طیبہ۔ جلد اول۔ ص ۵۶/ عبدالعزیز ہزاروی۔ سیرتِ مصطفیٰؐ۔ ص ۸۰ ③ علی اصغر چودھری۔ نبی اکرمؐ کاشانۂ نبوی میں۔ ص ۱۳/ محمد شریفؔ راجا۔ حیاتِ رسالت مآبؐ۔ ص ۵۷/ جعفر شاہ پھلواری۔ پیغمبرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۴۳/ عرفان خلیل علی پوری ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ص ۱۳۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

چچا کی سرپرستی

والدہؑ بھی اور داداؑ بھی ہوئے واصل بحق

پھر ابوطالبؓ چچا نے اُن کا ذمّہؑ لے لیا

پرورش اور سرپرستی اور نگہداری کا حق

چاہیے تھا جس طرح، ویسا ہی پورا کر دیاؑ



① پیغمبرِ اعظم و آخرؐ۔ ص ۱۸۶ ② عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب۔ مختصر سیرتُ الرسولؐ (مترجم حافظ محمد اسحاق) ص ۳۵/ سیرتِ طیبہ جلد اول۔ ص ۵۸/ محمد شفیعؒ مفتی۔ سیرتِ رسولِ اکرمؐ۔ ص ۴۲ ③ محمد نظام الدین جعفری۔ جنّات النعیم فی ذکر النبی الکریمؐ۔ ص ۴۳ ④ مصطفیٰ سباعیؔ ڈاکٹر۔ سیرتِ نبویؐ (مترجم مزمّل حسین للاجی) ص ۶۵/ صفیہ صابری۔ حرا کا آفتاب۔ ص ۱۷/ اسماعیل ظفر آبادی۔ ہادیٔ کونینؐ۔ ص ۱۴۰/ محمد جمیل احمد۔ رسولِ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۵۱/ ساجد الرحمٰن۔ سیرتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ ص ۱۰

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ حبیبک محمّدٍ وبارک وسلّم

مُنہ بولی مائیں

ماں کہا جن جن خواتیں کو رسُولِ پاک نے

اُن میں بے شک اِک چچی سرکار کی ہیں، عاتکہ[1]

فاطمہؓ بنتِ اسدؓ[2] اک، اُمِّ ایمنؓ[3] بھی ہیں ایک

اِک دفعہ شیماؓ بہن[4] کو بھی اُنھوں نے ماں کہا



① ابنِ اثیر- اسد الغابہ فی معرفت الصحابہؓ- مترجم عبد الشکور فاروقی لکھنوی جلد پنجم- ص ۲۳۲/ ابن قُتیبہ- کتابُ المعارف (مترجم سلام اللہ صدیقی) ص ۲۰۳- ② طالب الہاشمی- سیرتِ فاطمۃ الزہراؓ- ص ۲۳۹/ نبیِٔ اکرمؐ کا شانۂ نبوی میں- ص ۱۷ ③ محمد احمد پانی پتی- غلامانِ محمدؐ- ص ۶۷/ نیاز فتح پوری- صحابیاتؓ- ص ۱۳۹/ حیاتِ رسالت مآبؐ ص ۵۷ (حاشیہ) / ہادیٔ کونینؐ- ص ۱۳۵/ عبد المجید سوہدروی- رہبرِ کاملؐ- ص ۳۲- ④ علی بن برہان الدین حلبی- السیرۃ الحلبیہ (عربی) جلد اول مطبوعہ بیروت- ص ۱۴۹

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ حبیبک محمّدٍ وبارک وسلّم

سفرِ شام

جب تجارت کے سفر پر شام کو نکلے چچا

دس برس[1] کی عمر میں سرکارؐ بھی ہمراہ تھے

راہ میں راہب بحیرا سے پئے حفظ و اماں

مشورہ[2] پاکر تجارت سے مگر باز آگئے[3]



① شریف احمد قادری- ذکرِ رسولؐ- ص ۴۸---- بعض نے عمر بارہ سال لکھی ہے- (سیرتِ طیبہ جلد اول- ص ۶۳) ابنِ خلدون- سکار الشیخ مصطفیٰ نظامی اور خواجہ حسن نظامی نو برس لکھتے ہیں (سیرت المختارؐ مترجم ملک غلام علی- ص ۲۹/ میلاد نامہ و رسولؐ بیتی- ص ۳۴) ابنِ جوزی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بارہ سال، دو ماہ، دس دن لکھتے ہیں (تلقیح الفہوم ص ۷- بحوالہ الرحیق المختوم ص ۱۰۷/ سیرت الرسولؐ- مترجم خلیفہ محمد عاقل- ص ۱۶) ② محمد ابراہیم میر سیالکوٹی- سیرۃ المصطفیٰؐ- ص ۱۳۵/ رسالت مآبؐ- حصہ اول- ص ۳۸/ محمد ادریس کاندھلوی- سیرت المصطفیٰؐ- جلد اول- ص ۹۰

اللّٰھم صلِّ علٰی حبیبک محمّد و بارک وسلّم

نبی کی پہچان

جب بُحیرا سے ابوطالبؓ نے پوچھا، سچ بتا!

کیسے پہچانا، محمّد ہیں نبی اللہ کے

بولا، کیا تم نے نہیں دیکھا یہاں آتے ہوئے

اُن کے چلنے پر شجر اُن کے لیے جھکتے رہے①

① سیرت ابنِ ہشام (عربی) جلد اول مطبوعہ مصر- ص ۴۲/ حافظ ابنِ حجر بحوالہ سیرت النبیؐ از شبلی- جلد اول- ص ۲۰۵، ۲۰۶/ طبری ص ۱۱۳۶- مطبوعہ جرمن بحوالہ اُسوۂ رسول جلد دوم- ص ۵۹/ مختصر سیرت الرسولؐ (اردو ترجمہ) ص ۳۹/ صفی الرحمن مبارکپوری- الرحیق المختوم- ص ۱۰۸/ محمد ادریس کاندھلوی- سیرۃ المصطفیٰؐ- جلد اول- ص ۸۹/ محمد رضا شیخ- محمّد رسول اللہ- (مترجم محمد عادل قدسی) ص ۵۱/ انوارِ محمدیہ (المواہب اللدنیہ کی تلخیص) ص ۵۴

اللّٰھم صلِّ علٰی حبیبک محمّد و بارک وسلّم

حربِ فجّار

چودہ پندرہ سال① تھی سرکارؐ کی عُمرِ شریف

جب ہُوئی فجّار کی اک جنگ، جس میں آپؐ بھی

قتل و غارت کرنے والوں کے مخالف تھے کھڑے②

گویا جس میں آپؐ شامل تھے، یہ پہلی جنگ تھی③

① شریف قاضی، محمد- اُسوۂ حسنہ- ص ۳۵/ الرحیق المختوم- ص ۱۰۸/ نُورالبصر فی سیرتِ خیرالبشرؐ- ص ۴۴/ صفیہ صابری- حرا کا آفتابؐ- ص ۱۸/ شریف احمد، قاری- ذکرِ رسولؐ- ص ۶۵/ قاموس کارلاکل ۱۸ سال عمر بتاتے ہیں (بطلِ نبوت- مترجم محمد سکندر- ص ۳) ② اسلم جیراجپوری، محمد- نوادرات- ص ۱۱ ③ حضور فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا حضرت زبیرؓ بن عبدالمطلبؓ اس جنگ کے کماندار تھے (غلام ربانی عزیز- سیرتِ طیبہ- جلد اول- ص ۶۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حِلفُ الفُضُول

تھے زبیرؓ ہاشمی سرکارِ والا کے چچا[1]

اُن کی ہی تجویز پر قائم ہُوا حِلفُ الفُضُول[2]

اِس کا مقصد تھا کہ ہو مظلوم لوگوں کی مدد[3]

اِس لیے آقاؐ نے اِس میں اپنی شرکت کی قبول



① کتابُ المعارف۔ ص ۱۰۱ (یہ کتاب انڈیا سے "سیرِ انبیاء و صحابہ و تابعین" کے نام سے شائع ہوئی) / اسرار احمد، ڈاکٹر۔ رسولِ کاملؐ۔ ص ۲۲/ نوادرات۔ ص ۱۰، ۱۱/ سلمان منصور پوری، قاضی محمد سلیمان۔ رحمۃ للعالمینؐ۔ جلد دوم۔ ص ۸۸ / برکت علی۔ سیرتِ حبیبؐ۔ ص ۱۳۲ ② زین العابدین میرٹھی، قاضی۔ نبیٔ عربی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۳۱ ③ نیّر ندیم۔ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ ص ۴۹/ رسولِ خاتم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ ص ۵۳/ ساجد الرحمٰن، صاحبزادہ۔ سیرتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ ص ۱۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیشہ

سرورِ کونین کے آباء بڑے تُجّار تھے[1]

جادہ پیما ہو گئے اِس راہ میں سرکارؐ بھی[2]

آپؐ نے بنیاد اِس پیشے کی، فکر و فعل سے

راست بازی اور امانت اور دیانت پر رکھی[3]



① سیرتِ دحلانیہ۔ ص ۱۳۴، ۱۳۵/ سلمان منصور پوری۔ رحمت للعالمینؐ۔ جلد دوم۔ ص ۶۸، ۶۹/ ابراہیم میر سیالکوٹی۔ سیرتُ المصطفیٰؐ۔ جلد اول۔ ص ۱۴۳/ ریاض حسین۔ جناب عبد اللہ۔ ص ۵۴ ② باڈلے۔ الرسولؐ (مترجم ڈاکٹر ایم ایس ناز) ص ۸۰/ محمد حسین ہیکل۔ حیاتِ محمدؐ (مترجم ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی) ص ۱۳۵/ یوسف اصلاحی، محمد۔ داعیٔ اعظمؐ۔ ص ۱۴۵ ③ مناظر احسن گیلانی۔ النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۳۷/ پیغمبرِ اعظم و آخر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ ص ۲۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت خدیجہؓ سے نکاح

یہ سعادت، یہ تخصص پیر کا ہے، پیر[1] کو
والدینِ مصطفیٰ کی خانہ آبادی[1] ہوئی
سب کی ماں حضرت خدیجہؓ سے (یہی تصدیق ہے)
پیر ہی کو محسنِ عالم[1] کی بھی شادی ہوئی[2]



① الوارث (ماہنامہ) کراچی۔ اپریل ۱۹۹۱ء۔ ص ۳۷، ۳۸ (مضمون "اسلامی مہینوں کے فضائل" از سید معراج جامی) / شہناز کوثر۔ حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت۔ ص ۹ ② ضیائے حرم (ماہنامہ) لاہور۔ میلادُالنبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نمبر۔ نومبر و دسمبر ۱۹۸۹ء۔ ص ۳۳۵ / (یہ کتاب ماہنامہ "نعت" کے اپریل، مئی، جون ۱۹۹۲ء کے پرچوں میں بھی چھپی) حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت۔ ص ۳۲ / الوارث (ماہنامہ) کراچی۔ اپریل ۱۹۹۱ء۔ ص ۳۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت خدیجہؓ کا تخصص

جب تلک حضرت خدیجہؓ تھیں، وہی تنہا رہیں[1]
بعد میں سرکار[1] نے کیں اور بھی کچھ شادیاں[2]
چھ ہوئے بچے خدیجہؓ سے مرے سرکار[1] کے
دو تو صاحب زادے تھے اور چار صاحبزادیاں[3]



① ابنِ قیم جوزی۔ اُسوۂ حسنہ (اردو ترجمہ ہدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم) ص ۴۳ / وصی الدین احمد، کرنل۔ جمیلِ سیرت۔ ص ۱۷۲ ② محمد شفیع مفتی۔ سیرتِ رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ ص ۵۲ تا ۶۴ / عبدالرؤف داناپوری۔ اصح السیر۔ ص ۵۶۴ تا ۶۱۲ ③ نیاز فتح پوری۔ صحابیاتؓ۔ ص ۳۱ / نیر ندیم۔ اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔ ص ۱۱۹ / محمد شفیع، مفتی۔ سیرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۱۵۰ / سیرتِ طیبہ جلد اول۔ ص ۷۷

اللّٰھم صلِّ علیٰ حبیبک محمدٍ وبارک وسلم

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصوصی احباب

میرے آقاؐ کے رفیق و معتمد بوبکرؓ[1] تھے
ورقہ بن نوفل[2] بھی تھے خاص آپؐ کے احباب میں
قیس بن سائب[3] تجارت میں رہے اُن کے شریک
نام تھا ضماد[4] کا بھی دوستی کے باب میں



(1) سعید احمد اکبر آبادی۔ سیدنا صدیقِ اکبرؓ۔ ص ۴/ محمد حسین ہیکل۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ۔ (مترجم شیخ محمد احمد پانی پتی) ص ۳۱/ نبیٔ اکرمؐ کاشانۂ نبوی میں۔ ص ۲۱/ سیرتِ طیبہ جلد اول۔ ص ۸۴
(2) عبدالمقتدر۔ سیرتِ طیبہ محمدؐ رسول اللہ۔ ص ۵۳/ اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ ص ۳۷
(3) اُسد الغابہ۔ جلد پنجم۔ ص ۲۳۲/ شبلی۔ سیرۃُ النبیؐ جلد اول۔ ص ۱۹۱، ۱۹۲ (4) سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (ظہورِ قدسی سے مسجدِ قبا تک) ص ۲۹۱۔ ضماد بن ثعلبہ بنو ازد سے تھے۔ طب اور جراحت کے پیشے سے متعلق تھے (سیرتِ طیبہ جلد اول۔ ص ۸۵)

اللّٰھم صلِّ علیٰ حبیبک محمدٍ وبارک وسلم

حجرِ اسود کی تنصیب

داعیٔ صُلح و رواداری و الفت کے نقیب
ماحیٔ جور و شقاوت ہیں حبیبِ[1] کبریا
حجرِ اسود نصب کرنے پر ہُوا جھگڑا[2] بپا
پیرؐ[3] کے دن میرے آقاؐ نے اسے نمٹا دیا[4]



(1) عبدالرحمٰن جوزی۔ الوفا۔ ص ۲۹۹/ باڈلے۔ الرسولؐ (مترجم ڈاکٹر ایم ایس ناز) ص ۴۳/ عبدالرحمٰن چشتی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مترجم واحد بخش سیال) ص ۵/ رسالت مآبؐ۔ ص ۹ (2) مدارج النبوت۔ جلد دوم۔ ص ۳۵/ مولوی (ماہنامہ) دہلی۔ رسولؐ نمبر ۱۳۵۱ھ۔ ص ۵۷ (مضمون "رسالت سے پہلے" از ڈاکٹر سعید احمد) (3) سلمان منصور پوری رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔ جلد اول۔ ص ۴۴/ محمد شفیع، مفتی۔ سیرتِ رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ ص ۸۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

پہلی وحی

ہم کلامی تھی فقط معبود اور محبوبؐ میں①
یعنی اِن دو میں کبھی کوئی② نہ آیا تیسرا
واسطہ جبریلؑ کا منظورِ خالق جب ہُوا
جبل جبلِ نور تھا، اس پر حرا کا غار تھا



① راجا رشید محمود- حدیثِ شوق- ص ۸۳ ② مسلم شریف- بروایت حضرت قتادہؓ / عبدالرحمٰن ابنِ جوزی، علامہ- النبی الاطہرؐ (ترجمہ از علیم الدین نقشبندی) ص ۵۳/ علی اصغر چودھری- عہدِ نبویؐ کے مآثر و واقعات- ص ۱۱/ سلمان منصور پوری- رحمۃ للعالمینؐ- جلد اول- ص ۴۷/ صفی الرحمٰن مبارکپوری- الرحیق المختوم- ص ۱۱۸/ معارج النبوت- جلد دوم- ص ۲۰۸/ محمد شفیع، مفتی- سیرتِ رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)- ص ۸۶/ عبدالہادی سرحدی، ڈاکٹر- ہادیِ اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)- ص ۱۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

پہلے اُمّتی پہلے نعت گو

تُبّعِ اوّل نعت گو① پہلے تھے، پہلے اُمّتی②
جن کو سرکارِ دو عالم نے "اخِ الصّالح"③ کہا
میرے آقاؐ سے قریباً دس صدی④ پہلے ہوئے
تذکرہ ایمان لانے کا مگر خط⑤ میں کیا



① محمد اقبال جاوید- مخزنِ نعت- ص ۸/ ریاض مجید، ڈاکٹر- اردو میں نعت گوئی- ص ۴۳/ سیرتِ دحلانیہ- ص ۳۴۷ ② سمہودی- مدینۂ محبوب ترجمہ خلاصۃ الوفا (مترجم فیض احمد اویسی) ص ۵۸۹/ عبدالحق محدث دہلوی- تاریخِ مدینہ (مترجم حکیم سید عرفان علی) ص ۵۷/ محمد عبدالمعبود- تاریخ المدینۃ المنورہ- ص ۴۳ ③ منظور احمد، ابوالنصر- مدینۃ الرسولؐ- ص ۵۶ (تُبّع اول حُمیری کا خط پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ "مرحبا با تُبّع مرحبا باخِ الصالح" فرمایا) ④ منظور احمد- مدینۃ الرسولؐ- ص ۵۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اوّلین مُسلمان

دعوتِ اسلام جب آقاؐ نے دی پہلے پہل

تو خدیجہؓ، زیدؓ و بوبکرؓ و علیؓ المرتضٰے

چار یہ ایمان لے آئے[1] مرے سرکارؐ پر

اور، آخر تک اُنھوں نے ساتھ بھی اُن کا دیا[2]



① عباد اللہ اختر، خواجہ محمد۔ صدیقِ اکبرؓ۔ ص ۳۳ / مسعودہ بیگم (مرتب) اسلام کی بہادر بیٹیاں۔ ص ۵۴ (مضمون از خواجہ شوکت علی گیلانی) / انوارِ صحابیاتؓ۔ ص ۲۷ / فتح محمد غوری۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ ص ۳ / محمد عظیم الدین۔ حضرت علی المرتضٰیؓ۔ ص ۱۰ / ہادیٔ اعظمؐ۔ ص ۱۸ / پیغمبرِ انسانیتؐ۔ ص ۷۷ / حضرت محمد مصطفٰیؐ۔ ص ۴۴ / حبیب الرحمٰن خاں شروانی۔ سیرتُ الصدیقؓ۔ ص ۱۸ / محمد میاں صدیقی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ ص ۹ / ② آلِ احمد رضوی سید۔ ہمارے پیارے نبیؐ۔ ص ۵۴ / سیرتِ طیبہ جلد اول۔ ص ۹۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اعلانِ نبوّت

نام میں تو دن مقیّد تھے، نہ پیدا ماہ و سال

وہ نبی تھے جب وجودِ روز و شب اصلا نہ تھا[1]

وہ نبی تھے جب نہ آدمؑ تھے[2]، نہ تھے رُوح الامیںؑ[3]

لیکن اعلانِ نبوّت تو دوشنبہ[4] کو ہوا



① جلال الدین سیوطی، علامہ۔ خصائصُ الکبریٰ۔ جلد اول۔ ص ۲ / شیر محمد خاں اعوان، ملک۔ مقامِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ص ۳۴ ② معین واعظ الکاشفی، مُلّا۔ معارج النبوت (مترجم حکیم محمد اصغر فاروقی) ص ۲۵۰ / زینی دحلان۔ سیرتِ دحلانیہ (مترجم صائم چشتی) ص ۴۴ ③ معارج النبوت فی مدارج الفتوت۔ ص ۳۶۵، ۳۸۰ ④ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی۔ الوفا باحوالِ المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم (مترجم محمد اشرف سیالوی) ص ۲۹۹

اللّٰھم صلِّ علٰی حبیبک محمدٍ وبارک وسلّم

صداقت کی گواہی

سب قریشِ مکہ کو کوہِ صفا[1] پر ایک دن

جمع کر کے اُن سے استفسار فرمایا گیا

کس بنا پر، حق کہو، سچا سمجھتے ہو مجھے[2]

سب پکارے، آپ سے ہم نے ہمیشہ سچ سُنا[3]



① محمد ادریس کاندھلوی - سیرۃ المصطفیٰؐ جلد اول - ص ۱۴۲/ مصباح الدین شکیل - سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (ظہورِ قدسی سے مسجدِ قبا تک) ص ۳۱۵/ محمد شفیعؒ مفتی - سیرتِ رسولِ اکرمؐ - ص ۸۸/ الرحیق المختوم - ص ۱۳۹ ② احمد شجاع، حکیم - رحمت للعالمینؐ - ص ۳۰/ علی اصغر چودھری - حضرت محمدؐ نزولِ وحی سے ہجرت تک - حصہ دوم - ص ۳۶ ③ محمد عبداللہ خاں - خطباتِ نبویؐ - ص ۳۱/ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - ص ۵۰/ پیغمبرِ اعظم و آخرؐ - ص ۲۸۶

اللّٰھم صلِّ علٰی حبیبک محمدٍ وبارک وسلّم

پیامِ توحید کا اثر، منفی ذہنوں پر

جب صداقت کی گواہی دے چکے اہلِ عرب

آپؐ نے توحید کا پیغام پہنچایا انھیں[1]

سیخ پا[2] اعلانِ حق سُنتے ہی لیکن ہو گئے

اپنے دل کی بھی شہادت نے نہ شرمایا انھیں



① عزیز الرحمٰن مفتی - رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم - ص ۴۷/ مصباح الدین شکیل - سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (ظہورِ قدسی سے مسجدِ قبا تک) ص ۷۷، ۲۱۵/ انوارِ محمدیہ - ص ۲۱/ پیغمبرِ اعظم و آخر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) - ص ۲۸۸ ② صدر یار جنگ، نواب (محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی) ذکرِ جمیل - ص ۳۰/ ادارہ در راہِ حق - حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - ص ۵۱/ احمد شجاع، حکیم - رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم - ص ۴۰

اللّٰھم صلِّ علیٰ حبیبکَ محمّدٍ وبارِکْ وسلّم

دارِ ارقمؓ

دارِ ارقمؓ میں مسلماں روز خفیہ① طور پر
دین کی باتوں کے نکتے سیکھتے سرکارؐ سے②
بعد میں یہ مجلسیں ہی، دیں کے استحکام کا
نقطۂ آغاز ٹھہریں③ رحمتِ غفّار سے



① حضرت عبد مناف ارقم بن اسد بن عبد اللہ کا یہ گھر صفا پر تھا (الاستیعاب بحوالہ سیرتِ طیبہ جلد دوم- ص ۳۳۷) ② صفی الرحمٰن مبارک پوری- الرحیق المختوم- ص ۱۵۹/ مصباح الدین شکیل- سیرتِ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (ظہورِ قدسی سے مسجدِ قبا تک) ص ۲۰۹/ محمد شریف، راجا- حیاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم- ص ۱۰۵ ③ سلیمان منصور پوری، قاضی محمد سلمان- اصحابِ بدرؓ- ص ۸۳

اللّٰھم صلِّ علیٰ حبیبکَ محمّدٍ وبارِکْ وسلّم

داعئ امن سے جنگ

کافرانِ مکّہ ایذائیں① انھیں دینے لگے
مانتے تھے جن کو صادقؐ② جن کو کہتے تھے امیںؐ
اس کا باعث سرورِؐ عالم کا یہ اعلان تھا
ماسوا اللّٰہ کے معبود کوئی بھی نہیں



① اسرار احمد، ڈاکٹر- منہجِ انقلابِ نبویؐ- ص ۹۵ ② جی سنگھ دارا (سردار گوردت سنگھ دارا) رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم- ص ۳۲/ سلمان منصور پوری- رحمۃ للعالمینؐ- جلد اول- ص ۳۳/ محمد شفیع، مفتی- سیرتِ رسولِ اکرمؐ- ص ۸۵/ سکندر، اے جی (عبدالغنی) محسنِ انسانیت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)- ص ۸ ③ ابنِ عرفان- ساقئ کوثرؐ- ص ۷۷/ خورشید احمد انور- محمدِ عربیؐ- ص ۳۱/ حسن نظامی، خواجہ- میلاد نامہ و رسولِ یحییٰؐ ص ۳۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مسلمانوں پر جور و ستم

مُصعبؓ[1] و عمّارؓ[2] و خبابؓ[3] و بلالؓ[4] پاک نے

دامنِ سرکار پکڑا اور چھوڑا کفر[5] کو

مُشرکینِ نابکار اُن پر ستم ڈھانے لگے

وہ مگر بولے، نہیں بدلیں گے، جو چاہو کرو



① طالب الہاشمی- تیس پروانے شمعِ رسالت کے- ص ۸۴ ② محمد یُوسُف- حیاتُ الصحابہؓ- جلد اول- ص ۳۰۴/ محمد ادریس، حافظ- روشنی کے مینار- ص ۱۱۹/ سیرتِ طیبہ جلد اول- ص ۱۰۹ ③ محمد زکریا- حکایاتِ صحابہ یعنی سچی کہانیاں- ص ۱۶/ حیاتُ الصحابہؓ جلد اول- ص ۳۰۴/ سیرتِ صحابہؓ جلد سوم- مہاجرین حصہ دوم- ص ۱۹۱ ④ سعید احمد- غلامانِ اسلام- ص ۳/ طالب الہاشمی- خیر البشرؐ کے چالیس جانثار- ص ۳۹/ محمد احمد پانی پتی- غلامانِ محمدؐ- ص ۳۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حبشہ کو دو ہجرتیں

ہجرتِ اوّل میں بارہ مرد، مستوراتؓ چار[1]

پانچویں سالِ نبوّت جانبِ حبشہ گئے[2]

تھے بیاسی اور اٹھارہ مرد و مستوراتؓ[3] کُل

دوسری ہجرت میں جب یہ لوگ حبشہ میں بسے



① زاد المعاد بحوالہ الرحیق المختوم- ص ۱۶۱- مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے گیارہ مردوں، پانچ عورتوں کے نام دیئے ہیں (سیرۃُ المصطفیٰ جلد اول- ص ۲۲۳) ② ذکرُ النبیؐ- ص ۷۵/ عبدالرحمٰن، صوفی سیّد- حیاتِ مصطفیٰؐ- ص ۳۱/ مختصر سیرۃُ الرسولؐ (اردو ترجمہ) ص ۹۳ ③ عبدالنبی کوکب، قاضی- سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰؐ- ص ۳۳/ زین العابدین میرٹھی، قاضی- نبی عربیؐ- ص ۳۲/ سلمان منصور پوری- رحمت للعالمین جلد اول- ص ۵۸ (ادریس کاندھلوی نے ۸۶ مردوں، چار عورتوں کے نام دیئے ہیں- ص ۲۲۷)

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم

اَصْحَمہ نجاشیؓ

اَصْحَمہؓ شاہِ حبش بے شک تھا عادل بادشاہ[1]

مُشرکینِ مکّہ کے بھرّے میں آسکتا نہ تھا[2]

جعفرِؓ طیّار کی تقریرِ حق آموز نے

کافروں کی چال کو ہرگز نہ واں چلنے دیا[3]



① عبد المتعال الصعیدی۔ عہدِ نبویؐ کی اسلامی سیاست۔ ص ۷۸/ عبد الشکور لکھنوی۔ ذکر حبیبؐ۔ ص ۳۳/ آصف قدوائی، ڈاکٹر۔ مقالاتِ سیرت۔ ص ۶۵ ② نواز رومانی۔ جرنیل صحابہؓ۔ ص ۳۶۔ حضرت جعفرؓ شکل و شباہت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے جلتے تھے۔ جنگِ مُوتہ میں ۸ ہجری میں شہادت پائی (سیرتِ طیبہ جلد دوم۔ ص ۳۳۰) ③ سیر صحابہؓ۔ ...
مہاجرین حصہ اول۔ ص ۲۱۷/ سیرتِ طیبہ۔ جلد اول۔ ص ۳۳/ عبد العزیز ہزاروی۔ سیرتِ مصطفیٰ۔ ص ۸۵

اللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم

حضرت ابوطالبؓ کا کردار

تھا ابوطالبؓ پہ یوں کفّارِ مکّہ کا دباؤ

ہوں الگ آقاؐ سے اور اُن کی اعانت چھوڑدیں[1]

یُوں ملا اُن کو جوابؓ اِن سے کہ ممکن ہی نہیں

کردیا جائے نہ جب تک دفن مٹّی میں ہمیں[2]



① سعید اختر، پروفیسر۔ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۵۶/ انوارِ محمدیہؐ (امام قسطلانی کی "المواہب اللدنیہ" کی تلخیص از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی کا اردو ترجمہ از پروفیسر غلام ربانی عزیز۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۹۱/ ابنِ جوزی، عبد الرحمان۔ الوفا باحوالِ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (مترجم محمد اشرف سیالوی) ص ۲۳۷ ② جعفر سُبحانی۔ فروغِ ابدیت۔ ص ۲۳۸/ علی حسنین شفقت۔ کلامِ ابی طالبؓ۔ ص ۳۳، ۳۴

اللّٰھمّ صلّ علیٰ حبیبک محمّد وبارک وسلّم

حضرت حمزہؓ کا قبولِ اسلام

ایک دن حمزہؓ سے لوگوں نے کہا، بوجہل نے

کردیا زخمی بھتیجے کو ترے[1]، او بے خبر!

وہ گئے، بوجہل کا سر پھوڑ کر اُس سے کہا

"وہ اکیلے تو نہیں، میں بھی ہوں اُن کے دین پر"[2]



① خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس جاں نثار - ص ۴۳، ۴۴/ سیرِ صحابہؓ جلد دوم - مہاجرین حصہ اول - ص ۱۸۸/ عباد اللہ اختر - صدیق اکبرؓ - ص ۳۸/ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (ظہور قدسی سے مسجد قبا تک) ص ۳۶۴ ② محمد رضا، شیخ - محمدؐ رسول اللہ (ترجمہ از محمد عادل قدوسی) - ص ۱۹۵/ عبد المصطفیٰ اعظمی - سیرتِ المصطفیٰؐ - ص ۱۰۴/ سیرتِ طیبہ جلد اول - ص ۱۱۵/ عبد المقتدر فاضل فتحپوری - سیرتِ طیبہ محمدؐ رسول اللہ - ص ۶۵

اللّٰھمّ صلّ علیٰ حبیبک محمّد وبارک وسلّم

حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کی دعا

"دیں کے استحکام کی خاطر عُمرؓ درکار ہے"

پیر کے دن[1] سرورِ عالم نے فرمائی دُعا[2]

لائے وہ اسلام تو ٹوٹی کمر کفار کی

کچھ دنوں میں اس دُعا کا یہ اثر ظاہر ہُوا



① جلال الدین سیوطی - تاریخ الخلفا (مترجم محمد بشیر صدیقی) - ص ۱۳۰/ پیغمبرِ انسانیتؐ - ص ۱۵۰/ فیض الاسلام (ماہنامہ) راولپنڈی - اگست ۱۹۹۱ - ص ۵ (اداریہ) / محمد رضا - محمدؐ رسول اللہ - ص ۱۹۸ ② ہیکل - حضرت عمر فاروقِ اعظمؓ (مترجم حبیب اشعر) ص ۵۶، ۵۷، ۹۳/ نقی علی خاں، مولانا - انوارِ جمالِ مصطفیٰؐ - ص ۱۱۵/ مودودی، سیّد ابوالاعلیٰ - سیرتِ سرورِ عالمؐ جلد دوم - ص ۳۳۲ ③ عبد النبی کوکب - حضرت عمر فاروقؓ - ص ۱۶/ ہیکل - حضرت عمر فاروقِ اعظمؓ - ص ۶۵

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

شِعَبِ ابی طالبؑ

پہلے تھے تنہا ابوطالبؑ محمد سرکارؐ کے

پھر انھوں نے سبؑ بنو ہاشم اکٹھے کرلیے

بائیکاٹ اُن سب کا اس پر مشرکوں نے کردیا

سہ برس گھاٹی میں وہ اس کس مپرسی میں رہے



① حسین کاشفی۔ روضۃ الشہدا (مترجم صائم چشتی) ص ۲۹۷ ② حبیب الرحمٰن خان شروانی۔ ذکرِ جمیل۔ ص ۳۸/ حرا کا آفتاب۔ ص ۲۸/ بنتِ منظور حسین۔ ذکرُ النبیؐ۔ ص ۱۳ ③ فضل احمد، پروفیسر۔ رحمتِ عالمؐ۔ ص ۳۹/ برکت علی۔ سیرتِ حبیبؐ۔ ص ۱۷۷/ شجاعت علی قادری، پروفیسر سید۔ سیرتِ رسولِ اکرمؐ۔ ص ۲۱/ امداد صابری۔ رسولِ خدا کا دشمنوں سے سلوک۔ ص ۲۲/ محمد یونس، ڈاکٹر حافظ۔ خطباتِ سیرت۔ ص ۱۸

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

عامُ الحُزن

تھا دہم سالِ نبوّت، جبؑ ابوطالبؓ گئے

پھر ہُوا حضرت خدیجہؓ کا اسی سال انتقال

یہ حوادث سخت گزرے تھے مرےؑ سرکارؐ پر

اس کو عامُ الحُزن کہتے ہیں کہ یہ تھا غم کا سال



① محمد نظام الدین جعفری۔ جنّات النعیم فی ذکر نبی الکریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ ص ۶۳/ بی سنگھ دارا۔ رسولِ عربی۔ ص ۷۶ ② سعید احمد انصاری۔ سیرُ صحابیات و اسوۂ صحابیاتؓ۔ ص ۲۸ ③ حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔ نُورُ البصر فی سیرتِ خیر البشر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ ص ۷۵/ امیر علی، سید۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۶۳/ عبد الرحمٰن، صوفی۔ حیاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ص ۵۱

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

طائف کا سفر

دعوتِ اسلام دینے کو کیا سرکارؐ نے

زیدؓ بن حارثؓ کی ہمراہی میں طائف کا سفر

سنگ مارے ظالموں نے گالیاں دیں آپؐ کو

اِس کے بدلے میرے آقاؐ نے دُعائیں دیں مگر



(1) رسالت مآبؐ حصہ اول - ص ۴۹/ جی سنگھ دارا - رسولِ عربی - ص ۶۰ (2) ابن عبد الشکور - سیرتِ حضرت زید بن حارثؓ - ص ۵۵/ طالب الہاشمی - ہمیں پروانے شمعِ رسالت کے - ص ۳۲/ محمد عبد اللہ خان - خطباتِ نبویؐ - ص ۳۹/ وحید الدین خان - پیغمبرِ انقلاب - ص ۵۰ (3) جوزی - اُسوۂ حسنہ (اردو ترجمہ) ص ۶۸/ ڈاکٹر ایوب - حیاتِ رسولؐ - ص ۳۲/ عبد الجبار شیخ - سیرتِ مجمع کمالات - ص ۲۲۳/ اخلاق حسین قاسمی - رسولِ اکرمؐ کی انقلابی سیرت - ص ۱۸۳

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

پہلے مدنی مسلمان

ایک اسعدؓ بن زُرارہؓ ، ایک حارثؓ ، ایک عوفؓ

عقبہؓ و رافعؓ تھے ان میں اور قطبہؓ خزرجیؓ

نوجواں یثرب کے جو پہلے پہل ایمان لائےؓ

اور جنھوں نے جان و دل سے دین کی تبلیغ کی



(1) اُسدالغابہ فی معرفت الصحابہؓ (اردو ترجمہ) جلد اول - ص ۱۰۰ (2) الرحیق المختوم - ص ۲۳۳ - طالب الہاشمی نے ان کے بجائے جابرؓ بن عبد اللہ کا نام لکھا ہے (حضرت ابو ایوب انصاریؓ - ص ۴۰) (3) عوف بن حارث بن رفاعہ (ابن عفرا) (4) رافع بن مالک بیعتِ عقبۂ اولیٰ اور بیعتِ عقبۂ ثانیہ میں بھی شامل تھے (اُسد الغابہ - جلد سوم - ص ۲۱۹) موسیٰ بن عقبہ نے لکھا ہے کہ بدر میں شریک تھے' ابن اسحاق کہتے ہیں' شریک نہیں تھے - اُحد میں شہادت پائی (سیرتِ طیبہ جلد دوم - ص ۳۳۵) (5) الرحیق المختوم - ص ۲۳۳

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

معراجِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

پیر① کے دن سیر کو سرکارؐ بلوائے گئے

کون جانے عرش پر خلوت میں کیا باتیں ہوئیں②

حضرتِ بوبکرؓ نے معراج کی تصدیق کی

اور لقب صدیقؓ کا پایا پیمبرؐ سے وہیں③



① سیرتِ محمدیہ ترجمہ المواہب اللدنیہ (از عبدالجبار آصفی) ص ۲۵۶ / محمد کلیم ارائیں۔ سرورِ عالمؐ کے سفر مبارک۔ ص ۷۵ / معارج النبوت۔ جلد دوم۔ ص ۲۰۱ / سید محمد عابد۔ رحمت للعالمینؐ۔ ص ۲۵۹ / معظم علی سید۔ معراجُ النبیؐ مطبوعہ دیوبند ② فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی۔ ہم نے جو کچھ اپنے بندے سے کہنا تھا کہا (النجم۔ ۵۳: ۱۰) ③ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۷۔ ص ۳۰۳ / نبیِ رحمتؐ۔ ص ۱۳۷ / منیر قریشی۔ یارِ کامل۔ ص ۲۵ / ہیکل۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ۔ ص ۳۸

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

پہلی بیعتِ عقبہ

بارھواں سالِ نبوتؐ، موسمِ حج ، یثربی①

فرد بارہ تھے وہ جن سے بیعتِ عقبہ ہوئی

پانچ وہ تھے جو مسلماں ہو چکے تھے پار سال②

اوس کے دو، پانچ خزرج کے نئے تھے آدمی③



① نعیم صدیقی۔ محسنِ انسانیتؐ۔ ص ۷۵ / عبدالمصطفیٰ اعظمی۔ سیرتُ المصطفیٰؐ۔ ص ۱۱۸ / الرحیق المختوم۔ ص ۲۳۶ ② گلشن پرشاد سوای۔ عرب کا چاند۔ ص ۱۷۸ / اثر فاضلی۔ تاجدارِ حرم۔ ص ۷۸ / جعفر بجلانی۔ فروغِ ابدیت۔ ص ۲۲۹ ③ الرحیق المختوم۔ ص ۲۳۶ (سات نئے آدمی یہ تھے۔ معاذ بن الحارث۔ ذکوان بن عبدالقیس۔ عبادہ بن صامت۔ یزید بن ثعلبہ۔ عباس بن عبادہ۔ عویم بن ساعدہ اور ابوالہیثم)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

دُوسری بیعتِ عقبہ

موسمِ حج تیرھویں سالِ نبوّت کا جو تھا
اس میں ستّر سے زیادہ آئے مومن یثربی[1]
عقبہ کبرٰی[2] اسے کہتے ہیں سب سیرت نگار
دُوسری بیعت[3] اسی موقع پہ اُن سے لی گئی



① مصطفٰی سباعی، ڈاکٹر۔ سیرتِ نبوی (اردو ترجمہ) ص ۶۸/ عبدالعزیز عرفی۔ قرآن اور صاحبِ قرآن۔ ص ۴۳ ② الرحیق المختوم۔ ص ۲۵۲ ③ محمد رضا، شیخ۔ محمد رسول اللہ (مترجم محمد عادل قدوسی) ص ۲۳۸/ ابوالحسن علی ندوی۔ نبیِ رحمت۔ ص ۱۴۰/ گلشن پرشاد، سواحی۔ عرب کا چاند۔ ص ۱۸۱/ ابنِ جوزی، عبدالرحمٰن۔ الوفا باحوالِ المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم (مترجم علامہ محمد اشرف سیالوی) ص ۲۷۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہجرت کی اجازت

بیعتِ ثانی بنی تھی وجہِ بُنیادِ وطن
یُوں مُسلمانوں کو ہجرت کی اجازت[1] دی گئی
تھے ابوسلمہؓ مہاجرِ اوّلیں[2]، یثرب گئے
پھر صہیبؓ و حضرتِ فاروقؓ نے تقلید کی[3]



① شریف قاضی، محمد۔ اُسوۂ حسنہ۔ ص ۸۲/ عبدالمصطفٰی اعظمی۔ سیرتُ المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۱۳۱/ اشرف علی تھانوی۔ النور المجموعہ (مرتب محمد اقبال مہاجر مدنی) ص ۵۵ ② شبلی نعمانی۔ الفاروق۔ ص ۸۱/ اصح السیر۔ ص ۹۱/ الرحیق المختوم۔ ص ۲۴۳/ نبیِ رحمت۔ ص ۱۶۱ ③ اسعد گیلانی، سید۔ حضورِ اکرم اور ہجرت۔ ص ۹۱، ۹۳/ شبلی۔ الفاروق۔ ص ۸۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہجرتِ مدینہ

اہلِ یثرب نیک دل، ایثار پیشہ لوگ تھے[1]

میرے آقا اپنا مولد چھوڑ کر واں پر گئے[2]

اس عمل میں روزِ دوشنبہ بھی ہوتا ہے دخیل[3]

ہجرتِ طیبہ میں مکہ سے جو پیغمبر گئے



① اثر فانسی- تاجدارِ حرم- ص ۹۵/ اسعد گیلانی- حضورِ اکرمؐ اور ہجرت- ص ۱۱۹/ نبیٔ رحمت- ص ۱۸۴، ۱۸۵ ② عبدالماجد دریابادی- سیرتِ نبوی قرآنی- ص ۷۳/ عاشق الٰہی میرٹھی- ماہتاب عربؐ- ص ۹۴ ③ طبری جلد ۲، ص ۲۵۴، ابنِ ہشام جلد ۲، ابنِ سعد جلد ۱، ص ۱۵۷ کے مطابق حضورؐ مکہ سے پیر کے دن نکلے- ابنِ اسحاق، واقدی، ابنِ سعد، مسعودی، اکثر مستشرقین اور شیعہ علماء قائل ہیں کہ آپؐ دوشنبہ کو مدینہ پہنچے (نقوش- رسولؐ نمبر- جلد ۲، ص ۱۵۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہجرت کا سفر

خود رسولِ پاکؐ نے جب قصدِ ہجرت کرلیا

ساتھ اُن کا حضرتِ صدیقِ اکبرؓ نے دیا[1]

اُن کے بستر پر علی المرتضیٰؓ سوئے رہے[2]

اس طرح سرکارِ والا نے سفر یہ طے کیا



① سیدنا صدیقِ اکبرؓ- ص ۱۹/ عباداللہ اختر- صدیقِ اکبرؓ- ص ۴۰/ مُونس زبیری- یارِ غار- ص ۱۸/ یونس ادیب- حضرت ابوبکر صدیقؓ- ص ۱۸/ حیاتُ الصحابہؓ- جلد اول- ص ۳۲۸/ عارف بٹالوی- حیاتِ رسولؐ- ص ۱۰۱ ② سیرتِ ابنِ ہشام، تاریخِ طبری بحوالہ حضرت محمد مصطفیٰؐ- ص ۹۴/ فضل اللہ بہاری- سیرتِ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب- ص ۷۴/ عبدالنبی کوکب- حضرت علی المرتضیٰؓ- ص ۱۳/ محمد شفیع مفتی- سیرتِ رسولِ اکرمؐ- ص ۱۳۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

یثرب مدینہ بن گیا

سرورِ کونین پہنچے تھے قبا[1] میں پیر[2] کو

لوگ یثرب کے اُمڈ آئے نبیؐ کو دیکھنے

جب[3] نبیؐ پہنچے وہاں، یثرب مدینہ[4] ہو گیا

لوگ طیبہ[5] اس مقدس[6] شہر کو کہنے لگے



① حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت۔ ص ۱۷۲/ العقود المجموعہ۔ ص ۵۷ ② الوفا۔ ص ۲۹۸/ سیدِ انسانیت۔ ص ۸۴/ سیرت احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) ص ۳۹ ③ سیدِ انسانیت۔ ص ۸۲ ④ عابد الرحمٰن صدیقی۔ فضائلِ مدینہ منورہ۔ ص ۳۰/ محبوب علی خان قادری۔ فضائلِ مدینۃ الرسولؐ۔ ص ۱۸/ عباس کرارہ مصری۔ تاریخ حرمین شریفین (ترجمہ از افلاح) ص ۱۸۰/ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ مارچ ۱۹۸۸ء (مضمون "مدینہ منورہ کے اسمائے مقدسہ" از اظہر محمود بی اے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا گھر

اُس نے گھر بنوایا، جو تھا اُن کا پہلا اُمتی[1]

میرے[2] آقاؐ نے اسی گھر میں کیا رہنا قبول

اونٹنی قصویٰ اسی گھر[3] کے لیے مامور[4] تھی

گھر ابو ایوبؓ کا تھا وہ، جہاں ٹھہرے رسول[5]



① سمہودی۔ خلاصۃ الوفا (ترجمہ فیض احمد اویسی) ص ۵۸۹ تا ۵۹۱/ تاریخ مدینہ ص ۴۷/ تاریخ المدینۃ المنورہ۔ ص ۴۳، ۴۴/ سیرت رحلانیہ۔ ص ۳۳۹ ② محمد صالح نقشبندی۔ سرورِ عالمؐ۔ ص ۸۹ ③ محمد سلیم (ڈاکٹر) و حافظ محمد شریف سیالوی (پروفیسر)۔ سیرتِ رسولؐ اور ملتِ اسلامیہ کے موجودہ مسائل۔ ص ۲۵۷/ طالب الہاشمی۔ حضرت ابو ایوبؓ انصاری۔ ص ۳۳/ ساجد الرحمٰن۔ سیرتِ رسولؐ۔ ص ۶۶/ ہم پروانے شمع رسالت کے۔ ص ۲۵۸/ سیرتِ طیبہ جلد دوم۔ ص ۳۳۳

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مسجد نبوی کی تعمیر

قیمتاً[1] لی دو یتیموں کی زمیں سرکارؐ نے

مسجدِ نبوی نبیؐ نے اس جگہ تعمیر کی[2]

اینٹ پتھر آپؐ بھی، اصحابؓ بھی ڈھوتے رہے[3]

یہ عبادت گاہ بھی تھی اور ہدایت گاہ بھی



① شبلی نعمانی- سیرۃُ النبیؐ جلد اول- ص ۲۷۹/ آصف قدوائی' ڈاکٹر- مقالاتِ سیرت- ص ۷۶/ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) ص ۹۳ ② محمد رضا' شیخ- محمدؐ رسول اللہ- ص ۲۷۶/ حیاتِ رسالت مآبؐ- ص ۱۹۳ ③ محمد ادریس کاندھلوی- سیرۃُ المصطفیٰ- جلد اول- ص ۳۲۵' ۳۲۶/ شبلی- سیرۃُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم- جلد اول- ص ۲۸۱/ غلام ربانی عزیز- سیرتِ طیبہ جلد اول- ص ۱۷۳/ انوارِ محمدیہؐ- ص ۸۴

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مواخاۃِ مدینہ

جاہلانہ عصبیت از سر تا سر غارت ہوئی

جب مواخاتِ مدینہ[1] کا یہاں اجرا ہوا

سارے انصار و مہاجر اس سے یک جاں ہو گئے[2]

یہ تھا پیمانِ محبت، عہدِ تسلیم و رضا



① عبدالعزیز عُرفی- قرآن اور صاحبِ قرآن- ص ۱۸۷/ عطاء اللہ خاں عطا- رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم- ص ۱۳۳/ ابوالحسن علی ندوی' سید- نبیِ رحمتؐ- ص ۱۹۸ ② آصف قدوائی' ڈاکٹر- مقالاتِ سیرت- ص ۷۷/ سعید اختر' پروفیسر- سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ص ۹۳/ سیرتِ طیبہ جلد اول- ص ۱۹۰/ محمد شریف' راجا- حیاتِ رسالت مآبؐ- ص ۱۹۹/ محمد رضا' شیخ- محمدؐ رسول اللہ (مترجم محمد عادل قدوسی- ص ۲۹۱)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

یہودِ مدینہ سے معاہدہ

آشتی سے اُن دنوں رہتے تھے طیبہ کے یہود[1]
اِس بِنا پر اُن سے سمجھوتہ[2] نبیؐ نے کرلیا
یوں، وفاقِ وحدتِ امن و اماں قائم ہُوئی
خطہ سارا پھر طمانینت[3] سے بھرپور ہوا



① برکات احمد۔ رسولِ اکرمؐ اور یہودِ حجاز (مترجم مشیر الحق) مطبوعہ دہلی ص ۴۲ / آلِ احمد رضوی، سید۔ ہمارے پیارے نبیؐ۔ ص ۴۰ / صفی الرحمٰن مبارک پوری۔ الرحیق المختوم۔ ص ۳۱۸ ② عہدِ نبویؐ کی اسلامی سیاست۔ ص ۱۰۱ / کوثر نیازی۔ خطباتِ سیرت۔ ص ۳۸ ③ گلزار احمد، بریگیڈیئر۔ غزواتِ رسول اللہؐ (ہجرت سے بدر تک) ص ۳۱۔ یہ معاہدہ اسی معاہدے کے ضمن میں ہوا تھا جو خود مسلمانوں کے درمیان باہم طے پایا تھا (الرحیق المختوم۔ ص ۳۱۸)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ ابوا

میرے آقاؐ کی مکرّم والدہ یاں دفن ہیں[1]
اِس مقامِ امن[2] کی نوریں فضا بھی خوب ہے
جنگ کے آثار پیدا ہی نہیں ہیں اس جگہ
غزوۂ ابوا سے صُلح و عافیت[3] مطلوب ہے



① ابنِ ہشام۔ سیرت النبیؐ کامل (مترجم عبد الجلیل صدیقی) جلد اول۔ ص ۶۸۰ / اسوۃ الرسولؐ۔ جلد دوم۔ ص ۳۵۸ / ابوالکلام آزاد۔ رسولِ رحمت۔ ص ۳۴۳ / محمد صدیق قریشی۔ رسولِ اکرمؐ کی سیاستِ خارجہ۔ ص ۱۹۱، ۲۵۷ / پیغمبرِ اعظم و آخرؐ۔ ص ۲۲۷ ② سیدہ آمنہؓ کی جائے امن ③ سرورِ عالمؐ کے سفرِ مبارک۔ ص ۱۸۳ / نقوش۔ رسولؐ نمبر جلد ۴۔ ص ۳۲۸ / نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۱۲۔ ص ۲۸۹، ۲۹۰ / عبد الصمد رحمانی۔ پیغمبرِ عالمؐ۔ ص ۲۲۳، ۲۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ بواط

جنگ تو مطلوبِ پیغمبرؐ کسی دن بھی نہ تھی
امن و عافیّت تمنّائے دلی تھی آپؐ کی
جانبِ رضوٰی نبیؐ نے طے کیا① تھا جو سفر
وہ سفارت کا سفر تھا، مصلحت کی بات تھی



① گلزار احمد، بریگیڈیئر- غزواتِ رسولؐ اللہ- ص ۳۲۵/ ہیکل- حیاتِ محمدؐ (مترجم امام خاں نوشہروی) ص ۲۹۳/ اسوۃ الرسولؐ جلد دوم- ص ۳۵۹/ رسولِ اکرمؐ کی سیاست خارجہ- ص ۱۹۱/ پیغمبرِ انسانیتؐ- ص ۲۸۶/ رسولؐ نمبر- جلد ۱۲- ص ۲۹۱--- راقم الحروف کی کتاب "دائیٔ صلح و امن" میں معاہدات وغیرہ کے لئے کئے گئے سفروں کو غزوات میں شمار کرنے کے جواز پر تفصیلی بحث کی گئی ہے-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ ذی عُشیرہ

جنگ کوئی ذی عُشیرہ میں نظر آتی نہیں
گشت پر مامُور بس اک دستۂ اصحابؓ تھا
اِس سفر کا بھی ہُوا آغاز دوشنبہ کے دن①
یہ کتابِ صُلح و امن و آشتی کا بابؓ② تھا



① غزوۂ ذی عشیرہ جدولِ تقویم میں صفر ۲ھ کی، جمادی الاول مدنی کے مطابق دوشنبہ کو آتا ہے (نقوش- رسولؐ نمبر جلد ۲- ص ۱۵۹/ حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت- ص ۱۰۵ ② اسوۃ الرسولؐ جلد دوم- ص ۳۵۹/ سیرتِ سرورِ انبیاءؐ- ص ۱۰۸، ۱۰۹/ شبلی- سیرتُ النبیؐ اول- ص ۲۹۶/ رسولِؐ رحمت- ص ۲۹۳/ مصطفیٰ خاں- غزواتِ نبویؐ- ص ۹/ غزواتِ رسولؐ اللہ- ص ۳۲۵، ۳۲۶/ سلمان منصورپوری- رحمت للعالمینؐ- دوم- ص ۱۸۶/ نقوش- رسولؐ نمبر- جلد ۱۲- ص ۲۹۶

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ صفوان

کُرز بن جابر مویشی بھی چُرا کر لے گیا

مارا ذرؓ کو، آگ پیڑوں کو لگائی توڑ کر

پیر کا دن تھا، تعاقب اِس طرح اُس کا ہُوا

سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگا ڈھور ڈنگر چھوڑ کر



① سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) ص ۱۹۷ ② واقدی۔ مغازی الرسولؐ (مترجم بشارت علی خاں) ص ۳/ اصح السیر۔ ص ۱۸، ۸۲/ نور بخش توکلی۔ غزواتُ النبیؐ۔ ص ۲۱/ شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ تاریخِ مدینہ۔ ص ۷۹، ۸۰/ عمر ابو النصر۔ رسولِ عربیؐ (مترجم محمد احمد پانی پتی) ص ۳۲/ ابنِ حزم ظاہری۔ جوامع السیرت (مترجم محمد سردار احمد) ص ۱۳۸/ حیاتِ رسالت مآبؐ۔ ص ۲۰۶/ سیرتِ طیبہ جلد دوم۔ ص ۳۱ ③ ابنِ حبیب بحوالہ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۱۵۷

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

تحویلِ قبلہ

پیارےؐ کو خالق نے محبوبِ مکرّم سے کہا

اُنس کعبہ سے اگر ہے پھیر لیں مُنہ اُس طرف

یُوں ہُوئی تحویلِ قبلہ جب نمازِ ظہر میں

مُقتدی مُڑتے گئے آقاؐ کے پیچھے صف بہ صف



① الوفا۔ ص ۳۱۱/ رسالت مآبؐ۔ ص ۱۳۳/ شرافت نوشاہی، سید شریف احمد۔ شریف التواریخ۔ جلد اول۔ ص ۱۸۶، ۱۸۷/ مدارج النبوت۔ جلد دوم۔ ص ۱۳۵/ تاریخ المدینۃ المنورہ۔ ص ۱۸۵/ شرف النبیؐ (ترجمہ از اقبال احمد فاروقی) ص ۳۰۱ ② فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلے کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (البقرہ۔ ۲: ۱۴۴) ③ عبدالعزیز عرفی۔ جمالِ مصطفیٰ۔ جلد سوم۔ ص ۷۹/ عبدالحیٔ۔ حیاتِ طیبہ۔ ص ۴۲

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت اُمِّ کلثومؓ کا نکاح

اُمِّ کلثومؓ ایک بیٹی تھیں مرے سرکارؐ کی
عقد عثمانِ غنیؓ سے جن کا فرمایا گیا
والدینؐ[1] اور دادا دادیؐ[2] کی طرح سے ان کا بھی
غور سے دیکھا تو یہ دن پیرؐ[3] کا پایا گیا



① ضیائے حرم (ماہنامہ) لاہور۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر۔ نومبر دسمبر ۱۹۸۹ء۔ ص ۳۳۵ ② الوارث (ماہنامہ) کراچی۔ اپریل ۱۹۹۱ء۔ ص ۳۷، ۳۸ ③ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا (نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲ ص ۱۹۳) اور حضرت عبداللہؓ اور سیدہ آمنہؓ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہؓ کے نکاح کی طرح یہ بھی پیر کے دن ہوا۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ بدر

بدر کو طیبہ سے آقاؐ پیر کے دن چل پڑے[1]
لشکرِ کفار سے تھی جنگ اگلے پیر کو[2]
کفر اور اسلام کے مابین پہلی جنگ میں
ہار آئی کفر کو، تکثیرؐ[3] کو، تدبیرؐ[4] کو



① ابنِ ہشام۔ سیرتُ النبی کامل۔ جلد اول۔ ص ۲۰۶، ۲۰۷/ رؤف اقبال، ڈاکٹر۔ عہدِ نبویؐ کے غزوات و سرایا۔ ص ۶۴/ رحمان علی، حکیم۔ الشاہد۔ ص ۹ ② نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۵۷/ سیرتِ محمدیہ۔ جلد اول۔ ص ۳۱۳ ③ محمد رضا۔ محمدؐ رسول اللہ۔ ص ۳۱۵/ عہدِ نبویؐ کے غزوات و سرایا۔ ص ۵۶، ۵۷/ مصطفیٰ خاں۔ غزواتِ نبویؐ۔ ص ۴۴ ④ مغازی الرسولؐ۔ ص ۳۸/ رسالت مآبؐ۔ ص ۱۴۹، ۱۵۰/ حیاتِ رسالت مآبؐ۔ ص ۲۱۸/ سیرتُ النبیؐ کامل۔ اول۔ ص ۶۱۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ بنو سُلَیم

بدر سے واپس ہُوئے سرکار تو ہفتے کے بعد[1]
کُدر[2] پر جو فوجِ دشمن تھی، اُسے بھی جا لیا
پانچ سو اونٹ آپؐ کو مالِ غنیمت میں ملے
ایک اک غازی کو دو دو اونٹ کا حصّہ ملا[3]



① نور بخش توکلی- غزواتُ النبیؐ- ص ۹۳/ سیرتِ طیبہ جلد دوم- ص ۹۰ ② سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) ص ۳۶۱/ ہیکل- حیاتِ محمدؐ- ص ۳۳۹/ الرحیق المختوم- ص ۳۸۵ ③ نور محمد غفاری، پروفیسر ڈاکٹر- نبی کریمؐ کی معاشی زندگی- ص ۲۱۸/ سرورِ عالمؐ کے سفرِ مبارک- ص ۲۰۸/ الرحیق المختوم- ص ۳۸۵/ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) ص ۳۶۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ بنو قَینُقاع

سازشیں اور عہد شکنی تھیں جو عاداتِ یہُود[1]
جب گرفت ان کی نبیؐ نے کی تو سب دیکھا کیے[2]
تھے سزا کے مستحق تو گرچہ بنو قَینُقاع
جان بخشی کی، مگر طیبہ نہ پھر وہ آسکے[3]



① غلامینی، الشیخ مصطفیٰ- سیرتُ المختارؐ (مترجم ملک غلام علی) ص ۹۲/ اثر فاضل- تاجدارِ حرم- ص ۱۱۷/ نور بخش توکلی- غزواتُ النبیؐ- ص ۹۴/ ہیکل- حیاتِ محمدؐ- ص ۳۴۳ ② شریف گلزار- غزواتِ اسلام- ص ۸۱/ عطاء اللہ خاں عطا- رحمتِ دو عالمؐ- ص ۱۳۲ ③ واقدی- مغازی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (مترجم بشارت علی خاں) ص ۱۳۹/ محمد صدیق قریشی- رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نظامِ جاسوسی- ص ۸۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ سویق

دو مہینے بعد جنگِ بدر کے[1]، اِک رات کو

کی ابو سفیان نے ڈاکا زنی کی واردات[2]

میرے آقا نے تعاقب اس کا فرمایا جونہی

بھاگ نکلا چھوڑ کر ستّو وہ ہمراہیوں کے ساتھ[3]



① عبدالکریم ثمر- رسولِ کائنات- ص ۱۳۹/ فروغِ ابدیت- ص ۳۵۵/ نور بخش توکلی- غزواتُ النبیؐ- ص ۴۰/ ہیکل- حیاتِ محمدؐ- ص ۳۲۲ ② شجاعت علی قادری- سیرتِ رسولِ اکرم- ص ۳۲/ الرحیق المختوم- ص ۳۹۵/ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قباء سے واقعۂ افک تک) ص ۳۶۸ ③ سید محمد عابد- رحمت للعالمینؐ- ص ۲۹۵/ مصطفیٰ خاں- غزواتِ نبویؐ- ص ۳۹/ عبدالرحمٰن- حیاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم- ص ۱۰۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ ذی امر

غزوہ ذی امر کو سن تین[1] میں آقا گئے

تاکہ سرکوبی کریں[2] پہلے ہی جیشِ کفر کی

پیش قدمی کی خبر پائی تو دشمن ڈر گیا[3]

اِک مہینے بعد واپس[4] آگئے سرکار بھی



① محمد ادریس کاندھلوی- سیرتُ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلد دوم- ص ۱۳۹/ مختصر سیرتُ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (اردو ترجمہ) ص ۳۸۵/ الرحیق المختوم- ص ۳۹۵ ② الرحیق المختوم- ص ۳۹۶ ③ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قباء سے واقعۂ افک تک) ص ۳۷۵/ فروغِ ابدیت- ص ۳۵۵ ④ ابنِ ہشام و زاد المعاد بحوالہ الرحیق المختوم- ص ۳۹۶/ اصح السیر- ص ۱۹۹ (اسے غزوۂ غطفان یا غزوۂ انمار بھی کہتے ہیں)

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

کعب بن اشرف کا قتل

کعب بن اشرف بڑا بدگو، بڑا بد اصل تھا

قتل کر دو اس کو فوراً، میرے آقا نے کہا[1]

آپ کا منشا تھا، استیصال بدگوئی کا ہو

قتل اُس مُوذی کو لوگوں نے بہ عُجلت کر دیا[2]



① مصطفیٰ خاں۔ غزواتِ نبویؐ۔ ص ۴۳/ اردو ترجمہ مختصر سیرتُ الرسولؐ۔ ص ۳۸۹/ سیرتِ حلبیہ۔ جلد دوم۔ ص ۹۵، ۹۶/ اثر قا نسلی۔ تاجدارِ حرم۔ ص ۱۱۸، ۱۱۹ ② فوق بلگرامی، سید اولاد حیدر۔ اُسوۂ الرسولؐ۔ جلد دوم۔ ص ۴۵۸/ ترجمہ مختصر سیرتُ الرسولؐ۔ ص ۳۹۰/ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قباء سے واقعۂ افک تک) ص ۳۷۸ ③ نور بخش توکلی۔ غزواتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۹۵/ اسوۂ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ جلد دوم۔ ص ۴۶۰

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ بحران

اِک طلایہ گردی تھی بحران کی فوجی، جو تھا

فرع کے نزدیک وہ اِک معدنیاتی مقام[1][2]

سابقہ یاں پر لڑائی سے نہیں پیش آیا تھا

دو مہینے اِس جگہ آقا نے فرمایا قیام[3]



① الرحیقُ المختوم۔ ص ۴۰۲ ② اصح السیر۔ ص ۹۹/ الرحیق المختوم۔ ص ۴۰۲ ③ الرحیق المختوم۔ ص ۴۰۲۔ یہ بحران ہے 'نجران' ایک دوسرا مقام ہے (اصح السیر۔ ص ۱۰۰) بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ بحران حجاز کا معدن ہے۔ وہاں بنو سلیم مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہو رہے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے صحابہؓ کے ساتھ عازمِ سفر ہونے کی خبر سنی تو وہ منتشر ہو گئے (حیاتِ رسالت مآبؐ۔ ص ۲۳۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

سریّہ زید بن حارثہؓ

چھ مہینے بعدِ جنگِ بدر، روزِ پیر[1] کو
کافروں کے قافلے کو روکنے کے واسطے
زیدؓ بن حارث کو بھیجا تھا مِرے[2] سرکارؐ نے
بھاگ نکلے قافلے والے، شُتر پکڑے گئے[3]



① شمشاد کوثر۔ قوسِ قزح۔ ص ۳۴/ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۱۹۳ ② تاریخِ مدینہ۔ ص ۸۴/ مغازی الرسولؐ۔ ص ۱۳۳۔۱۳۴/ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) ص ۳۸۵۔۳۸۸/ سعید احمد۔ غلامانِ محمدؐ۔ ص ۷۰/ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۱۱۔ ص ۳۳۴/ پیغمبرِ اعظم و آخر۔ ص ۲۹۳ ③ محمد رضا شیخ۔ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۳۶۱/ شمشاد کوثر۔ حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت۔ ص ۱۳۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ اُحد

گو شہادت پائی حمزہؓ[1] نے اُحُد کی جنگ میں
پھر بھی بالا دست تھے ساتھی مِرے سرکارؐ کے
ایسی پامردی سے، ایسی جاں سپاری سے لڑے
جس سے چھوٹے چھکّے، ٹوٹے حوصلے کفّار کے[2]



① خالد محمد خالد۔ حیاتِ رسولؐ کے دس دن۔ ص ۱۱۵ (ترجمہ از مقصود عالم صدیقی) / اصحابِ بدر۔ ص ۸۵/ حیاتِ صحابہؓ جلد اول۔ ص ۵۸۸ (حصہ سوم) / ابنِ عبد الشکور۔ سیرتِ سید الشہدا حضرت حمزہؓ۔ ص ۳۸/ الشہلہ۔ ص ۵۳ ② الرحیق المختوم۔ ص ۳۳۹ ③ باشمیل، محمد احمد۔ غزوۂ احد۔ ص ۱۳۳/ واجد رضوی، سید۔ رسولؐ میدانِ جنگ میں۔ ص ۱۸۵/ محمد سعید خاں، مفتی۔ تب و تاب جاودانہ۔ ص ۱۸۸/ اسوۃ الرسولؐ۔ جلد دوم۔ ص ۴۷۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

تیر اندازوں کی غلطی

تیر اندازوں سے، اپنے مورچوں کو چھوڑ کر
حکمِ آقا پر عمل کرنے میں کوتاہی ہوئی ①
یہ خطا اُن سے ہوئی ایسی کہ جس کی وجہ سے
مومنوں کی ساکھ اور ہیبت جو تھی، جاتی رہی ②



① عفیفہ صابری۔ حرا کا آفتاب۔ ص ۳۸/ باڈلے۔ الرسولؐ (مترجم ڈاکٹر ایم ایس ناز) ص ۲۵۷/ عبدالغفار اثر، شیخ (اندرونی سرورق پر "عبدالقادر اثر" لکھا ہے)۔ مبلغِ اعظمؐ ص ۹۹ ② واجد رضوی، سید۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدانِ جنگ میں۔ ص ۱۸۸/ احسان بی اے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ جہاد میں۔ ص ۱۳۸/ ہاشمیؔ، محمد احمد۔ اسلام کے فیصلہ کن معرکے: غزوۂ اُحد۔ ص ۱۳۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حالات پر قابو

مومنوں کی ساکھ کی پھر سے بحالی کام تھا
اشجعِ عالم رسولؐ اللہ نے جو کر دیا ①
جاں نثاروں نے انھیں جم کر کھڑے دیکھا جونہی
ڈٹ گئے تو پھر لڑائی پر بھی قابو پالیا ②



① نہج البلاغہ جلد سوم۔ ص ۲۱۳ بحوالہ فروغِ ابدیت۔ ص ۱۳۱/ نعیم صدیقی۔ محسنِ انسانیتؐ۔ ص ۱۱۵/ محمد رضا، شیخ۔ محمدؐ رسول اللہ۔ ص ۳۸۱/ احسان بی اے۔ رسولؐ اللہ میدانِ جہاد میں۔ ص ۱۳۸/ الرحیق المختوم۔ ص ۴۳۵ ② ہاشمیؔ، محمد احمد۔ غزوۂ احد۔ ص ۱۴۰/ عبدالصمد صارم الازہری۔ محمدؐ رسول اللہ۔ ص ۲۳۰/ فروغِ ابدیت۔ ص ۲۳۷/ سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) ص ۴۴۱

اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی
حَبِیبِکَ
مُحَمَّدٍ
وَبَارِکْ
وَسَلِّم

خواتین جنگِ اُحد میں

اُمِّ عمارہؓ نے دی دادِ شجاعت[1] جنگ میں

زخم دھوئے پھر نبیؐ کے جس نے تھیں وہ فاطمہؓ[2]

پانی لائیں اُمِّ ایمنؓ[3] ایک، اِک اُمِّ سلیطؓ[4]

اور، علاوہ اِن کے تھیں اُمِّ سُلیمؓ[5] اور عائشہؓ[6]



① الشامہ - ص ۳۶/ نیاز فتحپوری - صحابیاتؓ - ص ۲۰۵/ حکایاتِ صحابہؓ - ص ۱۵۷/ سِیَرُ الصحابیات و اُسوۂ صحابیاتؓ ص ۱۱۳ ② عبدالغنی کمبلی - دخترانِ اسلام - ص ۷۰/ طالب الہاشمی - سیرتِ فاطمۃ الزہرہؓ - ص ۱۳۲/ معین الدین ندوی - خلفائے راشدین - ص ۲۷۵ ③ طبقاتِ ابنِ سعد بحوالہ غلامانِ محمدؐ - ص ۲۲۳ ④ الرحیق المختوم - ص ۳۵۰ ⑤ سِیَرُ الصحابیاتؓ ص ۱۰۹/ صحابیاتؓ ۲۲۲ ⑥ شجاعت علی قادری، سیرتِ رسولِ اکرمؐ - ص ۴۴

اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی
حَبِیبِکَ
مُحَمَّدٍ
وَبَارِکْ
وَسَلِّم

سریّۂ عبداللہؓ بن انیس

مقصدِ سرکارؐ تھا سُفیان بن خالد[1] کا قتل

اِس پہ عبداللہؓ کو مامور فرمایا گیا

پیر[2] کو وہ گھر سے نکلے اور لوٹے کامیاب[3]

جب اُنھیں دیکھا نبیؐ نے "اَفلَحُ الوَجہ"[4] کہا



① بنو لحیان کا رئیس --- عبدالکریم غزال - الغزوات الکبریٰ و معارک الفتح فی العراق والشام ومصر (عربی) ص ۱۰۸/ سیرتِ محمدیہؐ - جلد اول - ص ۳۷۶ ② مغازی الرسولؐ ص ۳۰۳/ الغزوات الکبریٰ... ص ۱۰۸/ نقوش - رسولؐ نمبر - جلد ۲ - ص ۵۹ ③ پیغمبرِ اعظم و آخرؐ - ص ۵۳۳ ④ اصح السیر - ص ۱۱۵/ عبدالمصطفیٰ اعظمی - سیرتِ مصطفیٰ - ص ۲۳۱/ رسولِ رحمتؐ - ص ۳۲۲/ رسالت مآبؐ - ص ۲۱/ پیغمبرِ عالمؐ - ص ۳۸۸/ الرحیق المختوم - ص ۴۷۲

اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی
حَبِیْبِکَ
مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ
وَسَلِّم

حضورﷺ کے خلاف سازش

تھے یہودی سازشی بھی اور فتنہ کار بھی
پاٹ چکی کا گرانا چاہتے تھے آپؐ پر[1]
میرے آقاؐ چل پڑے اٹھ کر وہاں سے فعتاً[2]
اُن کو پہلے ہی خدا نے کر دیا تھا باخبر[3]



① فتح الباری جلد ہفتم وزاد المعاد جلد دوم بحوالہ رسولِ اکرمؐ کی سیاست خارجہ۔ ص ۳۴۳/ پیغمبر انسانیتؐ۔ ص ۳۴۱ ② جعفر بھانی۔ فروغِ ابدیت۔ ص ۴۴۳/ نبیٔ رحمتؐ۔ ص ۲۴۹/ پیغمبرِ اعظم و آخرؐ۔ ص ۵۳۷/ ترجمہ مختصر سیرتُ الرسولؐ۔ ص ۳۲۰/ الرحیقُ المختوم۔ ص ۴۷۹ ③ محمد ادریس کاندھلوی۔ سیرۃُ المصطفٰیؐ۔ جلد دوم۔ ص ۲۷۱/ انوارِ محمدیہ (تلخیص از علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی) ص ۱۰۸

اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی
حَبِیْبِکَ
مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ
وَسَلِّم

غزوہ بنی نَضیر

واپس آکر حکم جاری کر دیا سرکارؐ نے
دس دنوں میں تم مدینہ سے چلے جاؤ کہیں[1]
اوّل اوّل وہ پناہ گاہوں میں چھپ کر ڈٹ گئے[2]
پھر چلے واں سے، اور اپنی جُملہ اشیا لادلیں[3]



① شجاعت علی قادری، پروفیسر سید۔ سیرتِ رسولِ اکرمؐ۔ ص ۵۰/ اصحُ السِّیَر۔ ص ۱۷۳/ الرحیق المختوم۔ ص ۴۷۹ ② شریف گلزار، محمد۔ غزواتِ اسلام۔ ص ۹۹/ شاہد احمد، سید۔ غزواتِ اسلام۔ ص ۴۴/ اسوۂ الرسولؐ۔ جلد دوم۔ ص ۵۱۳/ مختصر سیرتُ الرسولؐ۔ ص ۳۲۰ ③ رسولِ اکرمؐ اور یہودِ حجاز۔ ص ۱۰۹/ ادریس کاندھلوی۔ سیرتُ المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جلد دوم۔ ص ۲۷۲/ الرحیقُ المختوم۔ ص ۴۸۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ بدرِ موعد

یہ ابوسفیان کا چیلنج تھا روزِ احُد

بدر پر ہوں گے مقابل ہم تو اگلے سال بھی①

اس جگہ پہنچے مرے سرکارؐ تیاری کے ساتھ②

کافروں کو لے گئی واپس مگر بے ہمتی③



① مختصر سیرۃ الرسولؐ (مترجم حافظ محمد اسحاق) ص ۳۲۶'۳۲۵/ الوفا۔ ص ۴۲۰'۴۲۱/ پیغمبرِ انسانیتؐ۔ ص ۲۲۸ ② سیرتِ محمدیہ (ترجمہ المواہبُ اللدنیہ) جلد اول۔ ص ۳۴۹ ③ مدارج النبوت۔ جلد دوم۔ ص ۲۴۳/ الرحیق المختوم۔ ص ۳۸۶'۳۸۵/ پیغمبرِ انسانیتؐ۔ ص ۲۲۸/ الوفا۔ ص ۴۲۱/ مختصر سیرتُ الرسولؐ۔ ص ۳۲۶/ تاریخِ مدینہ۔ ص ۸۳

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ ذات الرقاع

سرورِ عالم برائے غزوۂ ذات الرقاع

پیر کو غطفان کی بستی کی جانب چل پڑے①

رُو برُو فوجیں رہیں، نوبت نہ آئی جنگ کی②

لیکن اِس غزوے سے امن و آشتی کے دَر کھلے③



① ابنِ حبیب بحوالہ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۱۷۵'۱۷۴ (سیرتِ نبویؐ توقیت کی روشنی میں" از اسحاق النبی علوی) ② انوارِ محمدیہؐ۔ ص ۱۰۹'۱۰۸ (یہ کتاب علامہ قسطلانی کی معرکۃ الآرا کتاب "المواہبُ اللدنیہ" کی تلخیص ہے جو علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے کی۔ ترجمہ پروفیسر غلام ربانی عزیز کا ہے) ③ الرحیق المختوم۔ ص ۴۱۷'۴۱۶ (صفی الرحمٰن اس غزوے کو خیبر کے بعد ے ہجری کا واقعہ قرار دیتے ہیں۔ ص ۴۸۵'۴۸۴)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ دُومۃ الجندل

تھے لُٹیرے سب قبائل دُومۃ الجندل کے گرد[1]
شام کی سرحد پہ خاصا دُور یہ اِک شہر[2] تھا
اس طرح غائب ہوئے سب جس گدھے کے سر سے سینگ
جب رسُولِ[3] پاک نے جا کر وہاں حملہ کیا[3]



① انوارِ محمدیہ۔ ص ۱۰۹/ اردو ترجمہ مختصر سیرتُ الرسولؐ۔ ص ۳۳۹/ الرحیقُ المختوم۔ ص ۳۸۷
② انوارِ محمدیہ۔ ص ۱۰۹/ الرحیق المختوم۔ ص ۳۸۷ ③ فوق بلگرامی، سید اولاد حیدر۔ اسوۂ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جلد دوم۔ ص ۵۳۳/ نُور بخش توکلی۔ غزواتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۱۳۳/ نعیم صدیقی۔ محسنِ انسانیتؐ۔ ص ۳۱۳/ مختصر سیرتُ الرسولؐ (اردو ترجمہ از حافظ محمد اسحٰق) ص ۳۳۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ بنو مُصطلق

لازمی تھا، دیں مرے سرکار محبوبِ[1] خدا
مُصطلق کی نسل کو اُس کے عزائم کی سزا[2]
پانچ ہجری، دوسری شعبان، دوشنبہ کے دن[2]
جب گئے آقاؐ[3] تو حارث[3] خوف سے چلتا بنا



① حفظ الرحمان سیوہاروی۔ سیرتِ نبوی رسولِ کریمؐ۔ ص ۱۱۵/ سرورِ عالمؐ کے سفرِ مبارک۔ ص ۲۳۹/ الوفا۔ ص ۷۳۲/ عہدِ نبویؐ کے نادر واقعات۔ ص ۲۵۲ ② شبلی۔ سیرتُ النبیؐ۔ جلد اول۔ ص ۳۸۷/ ادارہ در راہِ حق۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ۔ ص ۸۳/ جوامعُ السیرت۔ ص ۲۱۳ ③ بنو مصطلق کا رئیس حارث بن ابی ضرار جن کی بیٹی برہ کو بعد میں جویریہؓ کے نام سے اُمّ المؤمنین بننے کا شرف حاصل ہوا (نور محمد غفاری۔ نبی کریمؐ کی معاشی زندگی۔ ص ۲۲۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ احزاب

پیر[1] کے دن تھے وہاں آقاؐ، جہاں خندق کھدی
پیر ہی کو کی دعا فتحِ مبیں کی[2] آپؐ نے
خیمے اُلٹے تیز آندھی کے سبب کفار کے[3]
فوج دشمن کی جو تھی، ساری بھگادی آپؐ نے



① رسولِ رحمت۔ ص ۳۳۷/ نقوش۔ رسول نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۱۴۷/ تاریخ مدینہ۔ ص ۱۵۱ ② ...المشاہد۔ ص ۱۱۱/ تاریخ المدینۃ المنورہ۔ ص ۳۳۴/ رسالت مآبؐ۔ ص ۲۵۳ ③ سلیمان ندوی، ...سید۔ رحمتِ عالمؐ۔ ص ۷۸۔ ۸۱/ حیاتِ محمدؐ۔ ص ۴۱۹۔ ۴۲۳/ رضوان اللہ وانتظام اللہ شہابی۔ ...سیرت الرسولؐ من القرآن۔ ص ۲۷۱۔ ۲۷۶/ ولید الاعظمی۔ معجزاتِ سرورِ عالمؐ۔ ص ۷۵۔ ۸۰/ بشیر ...محمد شارق دہلوی۔ سیرت النبیؐ۔ ص ۷۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ایک سُنّت

غزوۂ خندق سے ملتا ہے مشقت کا سبق
باندھے پتھر پیٹ پر سرکارؐ[1] نے بھوکے رہے[2]
یہ بھی تو سنّت ہے آقاؐ کی، فقیہو، عالمو!
پیٹ اِس حد میں رہے جس پر کہ پتھر بندھ سکے



① ساجد الرحمٰن، صاحبزادہ۔ سیرتِ رسولؐ۔ ص ۱۰۹/ محسن قرائتی۔ نبوت (مترجم ڈاکٹر شاہد چودھری) ص ۶۶، ۶۷/ محمد بن علوی المالکی۔ انسانِ کاملؐ (مترجم سید اسرار بخاری) ص ۲۷۴ ② شاہد احمد، سید۔ غزواتِ اسلام۔ ص ۹۳/ کوثر نیازی۔ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۴۹/ سلیمان ندوی، سید۔ خطباتِ مدراس۔ ص ۱۲۷/ فوق بلگرامی، سید اولاد حیدر۔ اُسوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جلد دوم۔ ص ۵۳۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ بنو قُریظہ

عہد شکنی اور گستاخی[1] نبیؐ کی شان میں

عفو ممکن ہی نہ تھا، دونوں یہ ایسے جرم تھے

بچّوں، بوڑھوں، عورتوں ہی کو فقط بخشا گیا[2]

جو قُریظہ کے یہودی تھے، وہ سب مارے گئے



① عُروہ بن زبیر- مغازیٔ رسول اللہ (مترجم سعید الرحمن علوی) ص ۱۹۰- ۱۹۵/ انوارِ محمدیہ- ص ۱۴، ۱۵/ پرویز- معراجِ انسانیت- ص ۳۴۹/ عبد الصمد صارم- محمدؐ رسول اللہ- ص ۲۷۳- ۲۷۶/ نذیر احمد سیماب قریشی- خاتم النبیینؐ- ص ۱۳۹/ عنایت احمد کاکوروی، مفتی- تواریخ حبیبِ الٰہ- ص ۱۱۸- ۱۲۱ ② رسالت مآبؐ- ص ۳۵۸/ محمد شفیع، مفتی- سیرتِ رسولِ اکرمؐ- ص ۲۲۶، ۲۲۷/ الرحیق المختوم- ص ۵۱۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوہ بنو قُریظہ سے واپسی

جنگِ احزاب اِک طرف، پھر تھے یہودی بے وفا

عہد شکنی کا نتیجہ تھا بھگتنا لازمی[1]

سارے مردوں، ایک عورت قاتلہ[2] کو مار کر

پیرؐ کو غزوے سے آقاؐ کی ہوئی تھی واپسی[3]



① نبیٔ رحمتؐ- ص ۳۴۳- ۳۴۸/ مغازی الرسولؐ- ص ۲۹۳ ② رحمان علی، حکیم- الشاہد- ص ۱۳۰/ شبلی نعمانی- سیرت النبیؐ جلد اول- ص ۳۰۸، ۳۰۹/ تواریخ حبیبِ الٰہ- ص ۱۱۹، ۱۲۰/ الرحیق المختوم- ص ۵۱۷/ محمد رضا، شیخ- محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم- ص ۳۴۳، ۳۴۴ ③ نقوش- رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر- جلد ۲- ص ۱۷۲ (مضمون "سیرتِ نبویؐ توقیت کی روشنی میں" از اسحاق النبی علوی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ بنو لحیان

دس صحابہؓ دجل سے مارے بنو لحیان[1] نے

اُن کی سرکوبی کی خاطر آپؐ نے یلغار کی[2]

جب خبر آمد کی پائی، بھاگ نکلے سب کے سب[3]

چودہ دن کے بعد آقاؐ کی ہوئی تھی واپسی[4]



① سیرتِ طیبہ - جلد دوم - ص ۱۸۳ / ڈاکٹر ایوب - حیاتِ رسولؐ - ص ۸۳ / الشاہد - ص ۹۳ ② محمد ادریس کاندھلوی - سیرتُ المصطفیٰؐ - جلد دوم - ص ۳۳۷ / اَصَحُّ السِّیَر - ص ۱۵۳ ③ بنتِ منظور حسین - ذکر النبیؐ - ص ۹۰ / پیغمبرِ انسانیت - ص ۳۷۱ / حیاتِ رسالت مآبؐ - ص ۳۰۸ / انوارِ محمدیہؐ - ص ۱۱۷ ④ اصح السیر - ص ۱۵۳ / انوارِ محمدیہؐ - ص ۱۱۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

صُلحِ حُدیبیہ

صُلح فرمائی حُدیبیہ پہ جو سرکارؐ نے

یہ علامت اوّلیں تھی رفعتِ اسلام کی[1]

پیر کا دن تھا[2]، چلے طیبہ سے جب آقاؐ مرے

اس سفر نے دعوتِ اسلام آخر عام کی[3]



① باشمیل - صلح حدیبیہ (ترجمہ اختر فتح پوری) / مغازی الرسولؐ - ص ۳۰۳-۳۱۹ / الوفا - ص ۷۴۷-۷۴۹ / اُسوۂ الرسولؐ - جلد سوم ص ۱-۳۹ / نقوش - رسولؐ نمبر - جلد ۷ - ص ۳۱، ۴۸۹ ② مختصر سیرتُ الرسولؐ - ص ۴۷۳ / سیرتِ محمدیہؐ - جلد اول - ص ۴۴۳ / نقوش - رسولؐ نمبر - جلد ۲ - ص ۵۹، ۸۱۷ / نقوش - رسولؐ نمبر - جلد ۷ - ص ۴۲ ③ مدارج النبوت - جلد دوم - ص ۳۶۱، ۳۶۳ / حیاتِ رسولؐ کے دس دن - ص ۱۷۱ / مغازی الرسولؐ - ص ۳۰۸

اللّٰھم صلِّ علیٰ حبیبک محمّد وبارک وسلّم

شرائط صُلحِ حُدیبیہ

کافروں نے صُلح کی جو جو شرائط پیش کیں
وہ بظاہر تھیں نہایت حوصلہ فرسا[1]، مگر
مان لیں ساری جو آقاؐ نے[2] ملایوں اس کا پھل
دین مُستحکم ہوا اُن سے بعنوانِ دگر[3]



① سیرتِ محمدیہؐ۔ جلد اول۔ ص ۳۳۳-۳۶۷/ سلیمان ندوی۔ رحمتِ عالمؐ۔ ص ۸۳-۸۶/ شبلی۔ سیرۃ النبیؐ جلد اول۔ ص ۳۶۸-۳۷۶/ نورا بصرفی سیرتِ خیرالبشرؐ۔ ص ۱۳۲ ② مدارج النبوت جلد دوم۔ ص ۳۴۳/ مغازی الرسولؐ۔ ص ۳۰۸ ③ "مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے وحی کے ذریعے "فتح مبین" کی بشارت نازل ہوئی" (حیاتِ محمدؐ۔ ص ۳۶۸/ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۷۔ ص ۴۷/ پیغمبرِ انسانیتؐ۔ ص ۳۹۰/ سیرتِ طیبہ جلد دوم۔ ص ۲۰۹

اللّٰھم صلِّ علیٰ حبیبک محمّد وبارک وسلّم

بادشاہوں کو دعوتِ اسلام

میرے آقاؐ نے لکھے جو بادشاہوں کو خطوط
اُن میں دی اسلام کی دعوت نبیؐ پاک نے[1]
رُوم و مصر و فارس و عمّان و بحرین و حبش
اور تھے شام و یمامہ[2] بھی مخاطب آپؐ کے



① رسولِ اکرمؐ کی سیاستِ خارجہ۔ ص ۳۰ تا ۵۸/ شجاعت علی قادری۔ سیرتِ رسولِ اکرمؐ۔ ص ۵۳/ مرتضیٰ احمد خاں میکش۔ سیرتِ سیدُ المرسلینؐ۔ حصہ اول۔ ص ۱۵۱/ سلطان نقامی "محمدؐ۔ دربارِ نبویؐ کے معاہدے اور تبلیغی خطوط۔ ص ۱۹ ② نور بخش توکلی۔ غزواتُ النبیؐ۔ ص ۱۳۳/ محبوب رضوی سید۔ مکتوباتِ نبویؐ۔ مطبوعہ دہلی۔ ۱۹۷۷/ ظہور احمد اظہر، ڈاکٹر۔ فصاحتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ ص ۳۱۲ تا ۳۳۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

شاہِ فارس کا انجام

چاک کیا مکتوبِ آقاؐ کا کیا پرویز نے[1]

اپنے ہاتھوں پارہ پارہ بادشاہت آپ کی[2]

کسرٰی کے کنگن سُراقہ ہی کو ہوں گے مرحمت

کہہ چکے تھے راہِ یثرب میںؐ[3] یہ پہلے ہی نبیؐ



① اسمٰعیل ظفر آبادی۔ ہادیٔ کونینؐ۔ ص ۴۳۷/ ظہور احمد اظہرؔ ڈاکٹر۔ فصاحتِ نبویؐ۔ ص ۴۲

② محمد صالح نقشبندی۔ سرورِ عالمؐ ص ۱۲۱/ ہادیٔ کونینؐ۔ ص ۳۳۹ ③ زرقانی' اصابہ' استیعاب بحوالہ سیرۃ المصطفیٰؐ۔ جلد اول (محمد ادریس کاندھلوی) ص ۳۹۳/ امام خاں نوشہروی۔ مکالمات نبویؐ۔ ص ۸۱/ مدینۃ الرسولؐ۔ ص ۸۰/ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ جہاد میں۔ ص ۲۰۵ سیرتِ طیبہ جلد دوم۔ ص ۳۳۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ غابہ یا غزوۂ ذی قَرَد

ڈاکا ڈالا، لے گئے چوپائے[1]، تب اُن کے خلاف

غزوۂ غابہ کے پیدا ہو گئے تھے واقعات

کارپردازِ خصوصی سلمہؓ بن اکْوَعؓ[2] ہوئے

غزوۂ خیبر سے ہے یہ تین دن پہلے کی بات[3]



① نور بخش توکلی۔ غزواتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۱۵۱/ اصحُ السیر۔ ص ۱۵۶/ المشاہد۔ ص ۳۱/ ادریس کاندھلوی۔ سیرۃُ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جلد دوم۔ ص ۳۳۸ ② سیرِ صحابہؓ۔ جلد سوم۔ مہاجرین حصہ دوم۔ ص ۱۴۷/ خیرالبشر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے چالیس جاں نثار۔ ص ۱۸۱/ حیاتِ صحابہؓ۔ جلد اول۔ ص ۵۹۶/ سیرتِ طیبہ جلد دوم۔ ص ۱۸۵ ③ عبدالرؤف دانا پوری۔ اصحُ السیر۔ ص ۱۵۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ خیبر اور اُس کے بعد

آٹھ تھے خیبر کے قلعے، جو کیے آقا نے سر[1]

امن کا وہ گھر بنی، جو سازشوں کی تھی زمیں

جنگ سے پھر فتح وادی القریٰ[2] کی ہوگئی

پھر فدک[3] کے لوگ خود ہی آگئے زیرِ نگیں



① سید محمد عابد- رحمۃ للعالمینؐ- ص ۳۱۰/ رسولِ اکرم کا نظامِ جاسوسی- ص ۱۴۶/ مصطفیٰ خاں- غزواتِ نبویؐ- ص ۹۰/ مصطفیٰ سباعی- سیرتِ نبویؐ- ص ۱۴۳/ عارف بٹالوی- حیاتِ رسولؐ- ص ۱۵۵/ ② سیرتِ طیبہ جلد دوم- ص ۳۴۴/ نور بخش توکلی- غزواتُ النبیؐ- ص ۵۶/ ادریس کاندھلوی- سیرتُ المصطفیٰ- جلد دوم- ص ۳۴۴ ③ غزواتُ النبیؐ- ص ۵۶/ سیرتُ المصطفیٰ- جلد دوم- ص ۳۴۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

عُمرۃ القضا

سات ہجری، ماہِ ذی قعدہ کے پہلے پیر[1] کو

کرلیا عُمرہ خدائے پاک کے محبوبؐ[2] نے

اُونٹنی قصویٰ پہ سرکارِ دو عالم تھے سوار

دو ہزار افراد بھی اُن کے جلو میں ساتھ تھے[3]



① نقوش- رسولؐ نمبر- جلد ۲- ص ۵۹، ۶۰ (مولوی اسحاق النبی علوی کا مضمون) ② انوارِ محمدیہؐ- ص ۱۳۲-۱۳۹/ مدارج النبوت- جلد دوم- ص ۶۲۰- ۶۲۳/ حیاتِ محمدؐ- ص ۴۹۷-۵۰۰/ سلیمان ندوی- رحمتِ عالمؐ- ص ۹۶، ۹۷/ اُسوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جلد سوم- ص ۱۲۹-۱۳۲ ③ تاریخ مدینہ- ص ۸۸/ ہیکل- حیاتِ محمدؐ (مترجم امام خاں نوشہروی) ص ۴۹۷/ الرحیقُ المختوم- ص ۶۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

جنگِ مُوتہ

رُومی سَترسَٹھ[1] اور مسلماں اک[2] تناسُب کیا ہُوا؟

باوجُود اِس کے، ڈَرے مُوتہ میں دُشمن اِس قدر

پیچھے ہٹنے کو مسلمانوں کے، سمجھے ایک چال[2]

اور تعاقُب میں ہُوا اندیشۂ خوف و خطر[3]



① اُسدُ الغابہ - جلد پنجم (اردو ترجمہ) ص ۲۱۸، ۲۱۹/ باشمیل، محمد احمد - غزوۂ مُوتہ - ص ۲۹۷/ محمد ادریس کاندھلوی - سیرتُ المصطفیٰ - جلد دوم - ص ۳۵۷/ افضل حق - چودھری - محبوبِ خدا - ص ۱۹۶ ② نور بخش توکلی - غزواتُ النبیؐ - ص ۱۵۸/ ادریس کاندھلوی - سیرتُ المصطفیٰ جلد دوم - ص ۳۶۹/ ادراہ ورراوِ حق، حضرت محمد مصطفیٰؐ - ص ۸۵ ③ احسان بی اے - رسولُ اللہ میدانِ جہاد میں - ص ۲۱۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مُوتہ کے سپہ سالار

جنگِ مُوتہ میں سپہ سالارِ اوّل زیدؓ[1] تھے

جعفرؓ[2] اور ابنِ رواحہؓ[3] تک تھا ارشادِ نبیؐ

پھر یہ فرمایا کہ جس کو چاہو، قائد مان لو

اِس طرح آخر میں سیفُ اللہؓ[4] تک بات آگئی



① سیرتِ حضرت زید بن حارثہؓ - ص ۱۰۷/ روشنی کے مینار - ص ۲۷/ غلامانِ اسلام - ص ۲/ غلامانِ محمدؐ - ص ۴۳ ② رحمان علی، حکیم - المشاہد - ص ۱۳۶ ③ خیرا لبشرؐ کے چالیس جاں نثار - ص ۳۰۵ ④ ابو زید شلبی - خالدؓ سیف اللہ - (ترجمہ از شیخ محمد احمد پانی پتی) ص ۹۰/ عبدالرحمٰن شوق - حیاتِ خالدؓ - ص ۳۷/ امیر احمد - خالدؓ بن ولید - ص ۲۹/ سِیَرِ صحابہؓ - جلد سوم - مہاجرین حصہ دوم - ص ۱۵۱/ سیرتِ طیبہ جلد دوم - ص ۲۳۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

فتحِ مکّہ

پیِر[1] کے دن فتحِ مکّہ کو مرے آقا[2] چلے

کپکپی طاری ہوئی کفّار کے اجسام پر[3]

دشمنانِ جان و دیں گو سامنے تھے سرنگوں

میرے آقا تُل گئے اُس وقت عفوِ عام پر[4]



① نقوش۔ رسول ؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۵۸'۱۴۰/ سرورِ عالم ؐ کے سفرِ مبارک۔ ص ۳۱۹ ② نور بخش توکلی۔ سیرتِ رسولِ عربی۔ ص ۲۳۱/ مدارج ُ النبوت۔ جلد دوم۔ ص ۷۷'۴/ عہدِ نبوی ؐ کے نادر واقعات۔ ص ۲۰۵/ صفی الرحمن مبارک پوری۔ الرحیق ُ المختوم۔ ص ۶۳۵/ سرورِ ؐ عالم کے سفرِ مبارک۔ ص ۳۲۰'۳۲۱ ③ حمید احمد خاں ' پروفیسر۔ اُسوۂ حسنہ۔ ص ۳۸/ سیرۃ ُ النبی ؐ جلد اول۔ ص ۳۱۰'۳۱۱/ نقوش۔ رسول ؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۱۸۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ حُنین

مچ گئی بھگدڑ مسلمانوں میں[1] یوں یومِ حُنین

تیر اندازوں نے ان کو آلیا[2] تھا دفعتاً

پانسہ پلٹا میرے آقا کی شجاعت[3] نے مگر

واقعہ یہ اُس زمانے کا ہے جب تھا آٹھ سن[4]



① محمودہ بیگم۔ خوشبو اُن کی۔ ص ۱۳۳/ شریف گلزار۔ غزواتِ اسلام۔ ص ۳۳ ② حیاتِ رسول ؐ کے دس دن۔ ص ۲۰۴/ شریف قاضی ' محمد۔ اُسوۂ حسنہ۔ ص ۹۶/ فضل احمد ' پروفیسر۔ رحمتِ عالم ؐ۔ ص ۱۱۸/ شاہد احمد ' سید۔ غزواتِ اسلام۔ ص ۴۳ ③ مرتضیٰ احمد خاں میکش۔ سیرتِ سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ حصہ اول۔ ص ۱۴۳/ مصطفیٰ خاں بی اے۔ غزواتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ص ۶۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حُنین میں کامیابی

ایک مُٹھی خاک کی پھینکی[1] مرے سرکارؐ نے

اور چہروں کے بگڑ جانے کی فرمائی وعیدؐ[2]

تب ہوازن میں شکستِ فاش دشمن کو ہوئی

مر گئے ستّر، گئے اوطاس و طائف میں مزید[3]



① ابنِ اثیر- اُسد الغابہ- جلد پنجم (مترجم پروفیسر غلام ربانی عزیز) ص ۱۹۸/ رحمان علی، حکیم- الشاہد- ص ۲۴۳ ② صفی الرحمٰن مبارک پوری- الرحیق المختوم- ص ۶۷۱ ③ باشمیل، محمد احمد- اسلام کے فیصلہ کن معرکے 'غزوۂ حنین'- نفیس اکیڈمی، کراچی/ ترجمہ مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (مترجم حافظ محمد اسحاق)- ص ۵۷۴/ بشیر محمد شارق دہلوی- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ص ۱۰۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ طائف

قلعۂ طائف میں تھے محصور کفّارِ ثقیف

تیر اندازی میں شدّت پے بہ پے کرتے رہے[1]

نصب کی سرکارؐ نے پہلے تو اُن پر منجنیق[2]

پھر اُنھی کے حال پر چھوڑا انھیں[3]، واپس ہوئے



① نور بخش توکلی- غزواتُ النبیؐ- ص ۱۷۵، ۱۷۶/ عبد الرؤف داناپوری- اصح السِّیَر- ص ۲۸۹ ② واجد رضوی، سید- رسول صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ جنگ میں- ص ۲۳۷ ③ عبدالمجید سوہدروی- رہبرِ کامل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- ص ۱۳۰/ احسان بی اے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میدانِ جہاد میں- ص ۱۹۹/ ادارہ در راہِ حق- حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- ص ۸۷

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

غزوۂ تبوک

رُومیوں کی بات تو افواہ تھی[1]، باطل ہُوئی

سب کلیسائی عرب آمادۂ پیکار تھے[2]

جب چلے آقا تو دن تھا پیر کا، اوّل رجب[3]

جزیہ[4] دینا پڑ گیا ان کو، تھے دشمن جو بڑے



① ہاشمی، محمد احمد۔ غزوۂ تبوک۔ مطبوعہ ۱۹۸۹/ محمد میاں صدیقی۔ خطباتِ رسولؐ۔ ص ۱۳۶۔ ۱۵۴/ خطباتِ نبویؐ۔ ص ۱۰۸۔۱۱۱/ مختصر سیرت الرسولؐ۔ ص ۲۳۱، ۲۳۴/ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۸۔ ص ۵۲، ۵۳ ② انوارِ محمدیہؐ۔ ص ۱۶۹۔۱۷۵/ سلیمان ندوی۔ رحمتِ عالمؐ۔ ص ۱۰۷۔۱۰۹/ غزواتِ نبویؐ۔ ص ۷۵۔۷۷ ③ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۱۹۵، ۱۹۶ ④ سیرتِ رسولِ عربیؐ۔ ص ۲۴۳/ خطباتِ رسولؐ۔ ص ۱۵۴/ خطباتِ نبویؐ۔ ص ۱۰۹، ۱۱۰

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

وفود

جوق در جوق آ کے جو داخل ہوئے تھے دین میں

نو میں اور دس سن[1] میں دنیا سے بہت آئے وفود[2]

مملکت اسلام کی مضبوط و مستحکم ہُوئی

مُنہ کی کھانے پر ہُوئے مجبور کافر اور یہود[3]



① الرحیق المختوم۔ ص ۶۲۵ ② رسولِ اکرمؐ کی سیاستِ خارجہ۔ ص ۶۹ تا ۱۱۲/ غلام ربانی عزیز۔ سیرتِ طیبہ جلد دوم۔ ص ۳۰۸ تا ۳۲۷/ پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو، کراچی۔ خصوصی سیرت نمبر بعنوان سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (غزوۂ تبوک سے سفرِ آخرت تک) از شاہ مصباح الدین شکیل۔ ص ۷ تا ۲۷، ۳۶ تا ۴۱، ۴۳/ امیر علی سید۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ص ۱۳۲ ③ الرحیق المختوم۔ ص ۶۳۰

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت ابراہیمؓ کا انتقال

آخری اولادِ آقاﷺ حضرت ابراہیمؓ تھے[1]
جن کی ماں تھیں ماریہؓ سارے مسلمانوں کی ماںؓ[2]
انتقال اُن کا ہُوا سن دس میں، چھوٹی عمر میں[3]
کرب میں آنکھوں سے آقاﷺ کی ہوئے آنسو رواں[4]



① غلام نبی حکیم- سراپائے اقدس- ص ۱۰/ سیرتِ طیبہ- جلد اول- ص ۳۲۲/ شہناز کوثر- قوسِ قزح- ص ۳۹ ② اثر فاضلی- تاجدارِ حرم- ص ۳۰۹/ محمد رضا شیخ- محمدؐ رسول اللہ (مترجم محمد عادل قدوسی) ص ۳۶۷ ③ عبدالرؤف داناپوری- اصح السیر- ص ۱۳۱ ④ ابنِ اثیر- اُسد الغابہ- جلد اول (مترجم عبدالشکور لکھنوی) ص ۵۰/ وحید الدین خان- پیغمبرِ انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم- ص ۲۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حجۃ الوداع

حجۃ الاسلام، طیبہؐ سے نبیؐ کا پہلا حج[1]
اس سفر میں اہمیت ہے پیر کے دنؐ کی جُدا[2]
حیثیت اُس کو ملی ہے دین کے منشور کی
آخری خطبہ کہ یاں ارشاد فرمایا گیا[3]



① عبدالحق محدث دہلوی- تاریخِ مدینہ- ص ۹۵/ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ مبارک- ص ۳۸۹ ② ابنِ سعد بحوالہ نقوش- رسول نمبر- جلد ۲- ص ۱۹۸، ۱۹۹/ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ مبارک- ص ۳۹۳ ③ ہیکل، محمد حسین- حیاتِ محمدؐ (مترجم ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی) ص ۶۱۸/ نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر- پیغمبرِ اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم- ص ۱۳۳/ الرحیق المختوم- ص ۷۳۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّم

مُہمِ اُسامہؓ

چودہ دن پہلے وصالِ سرورِ سرکارؐ سے
زیدؓ کے بیٹے اُسامہؓ کو مُہم سونپی گئی
وہ گئے تو رُومیوں سے جنگ کرنے بعد ازاں
کامیاب و کامراں لَوٹے بہ فضلِ ایزدی



① النبی الاطہرؐ۔ ص ۱۹۷ (حاشیہ) / سیرتِ محمدیہؐ جلد اول۔ ص ۵۹۸ / تواریخ حبیب الٰہ۔ ص ۱۹۲ / نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۱۹۷ ② محمد رضا۔ محمدؐ رسول اللہ۔ ص ۴۷۶ / الرسولؐ۔ ص ۴۰۸ / نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۱۲۔ ص ۳۸۹ ③ حضرت زیدؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد مہم پر گئے ④ رسالتِ مآبؐ۔ ص ۹۳ / معین الدین شاہ۔ سِیَرِ صحابہ۔ جلد سوم۔ مہاجرین حصہ دوم۔ ص ۱۰۵ / غلامانِ محمدؐ۔ ص ۳۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّم

حضرت عائشہؓ کے ہاں قیام

عائشہؓ کے گھر مرے سرکارؐ آئے پیر کو
آخری ہفتہ اِسی حُجرے میں گزرا آپؐ کا
آخری ہفتہ تو کیا، اب پُورے چودہ سو برس
ہو چکے ہیں، جب سے یہ حجرہ ہے حجرہ آپؐ کا



① عارف بٹالوی۔ حیاتِ رسولؐ۔ ص ۱۷۶ / شبلی۔ سیرتُ النبیؐ۔ جلد دوم ص ۱۰۵، ۱۰۶ / محمد عابد سید۔ رحمتہ للعالمینؐ۔ ص ۳۵۵ / نبیؐ رحمتؐ۔ ص ۷۱۳ / سیرتُ الرسولؐ من القرآن۔ ص ۳۳ ② حیاتِ رسالت مآبؐ۔ ص ۴۷۳ / نیاز فتحپوری۔ صحابیاتؓ۔ ص ۳۱ ③ سلیمان ندوی، سید۔ سیرتِ عائشہ صدیقہؓ۔ ص ۹۹ / عباس محمود العقاد۔ عائشہؓ (مترجم محمد احمد پانی پتی)۔ ص ۲۸ / مائل خیر آبادی۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ۔ ص ۸۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

آخری روز بیٹیؓ سے باتیں

آخری دن پیاری بیٹی فاطمہؓ سے گفتگو
میرے آقا سرورِ ہر دو جہاں نے خوب کی[1]
میں تمہارے، تم بنا میرے رہو گی کس طرح
بس یہ صورت ہے کہ مجھ سے آملو گی جلد ہی[2]



① شبلی۔ سیرت النبیؐ۔ جلد دوم۔ ص ۱۱/ محمد عابد۔ رحمۃ للعالمینؐ۔ ص ۳۴۳/ سیرتِ طیبہ محمدؐ رسول اللہ۔ ص ۲۲۴، ۲۲۵ ② الوفا۔ ص ۸۰۳، ۸۰۴/ رسالت مآبؐ۔ ص ۲۰۰/ سلام اللہ صدیقی۔ تاجدارِ مدینہ کی شہزادیاں۔ ص ۷۲/ مائل خیر آبادی۔ خاتونِ جنتؓ۔ ص ۲۶/ شواہدُ النبوت۔ ص ۱۸۶، ۱۸۷/ معجزاتِ سرورِ عالمؐ۔ ص ۲۳۶/ رسولِ رحمت۔ ص ۶۵۱/ تواریخِ حبیبِ الٰہ۔ ص ۱۸۸/ خطباتِ رسولؐ۔ ص ۳۵/ نیاز فتحپوری۔ صحابیاتؓ۔ ص ۱۳۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بارھویں اک ماہ کی تھی، جب نبیؐ پیدا ہوئے[1]
تھی تریسٹھ سال بعد اس ماہ کی پھر بارھویں[2]
جب خدا کے ساتھ وصلِ سیدِ والا ہوا
اور، تاریخیں یہ دونوں پیر ہی کے دن ہوئیں[3]



① قاری احمد پیلی بھیتی/ مولانا حکیم۔ تاریخِ مسلمانانِ عالم۔ جلد دوم۔ ص ۷۲/ نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد اول۔ ص ۱۰۷ ("ابن الجوزی اور سوانحِ رسول" از ڈاکٹر غلام جیلانی برق/ خاتونِ پاکستان۔ رسولؐ نمبر ۱۹۶۳۔ ص ۸۳۹/ الفقیہ (ہفت روزہ) امرتسر۔ میلاد نمبر ۱۹۳۲۔ ص ۳۰ ("مجالسِ میلادِ نبوی" از محمد عالم آسی) ② نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۲۰۳، ۲۰۴ (حاشیہ)/ مختصر سیرتُ الرسولؐ۔ ص ۲۳۶ ③ الوفا۔ ص ۸۱۳/ الخصائص الکبریٰ جلد دوم۔ ص ۵۰۴

راجا رشید محمود کی تصانیف

حدیثِ شوق (دوسرا اُردو مجموعۂ نعت) نعتاں دی اَتّی (پنجابی مجموعۂ نعت جس پر ۱۹۸۸ء میں صدارتی ایوارڈ دیا گیا) میرے سرکارؐ (سیرت پر مضامین) احادیث اور معاشرہ (تیس احادیث کی تشریح) ماں باپ کے حقوق (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہماری ذمہ داریاں) اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور پاکستان (چند اہم مضامین) قائدِ اعظمؒ، افکار و کردار (قائد کی تقریریں اور ان پر عمل) تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء (۳۶۴ صفحات پر مشتمل پہلا تاریخی اور تحقیقی تجزیہ) اقبالؒ و احمد رضاؒ (دو عبقریوں کی قدرِ مشترک) راج دُلارے (بچوں کے لئے نظمیں) ورفعنالک ذکرک (پہلا اُردو مجموعۂ نعت) مدحِ رسولؐ (انتخابِ نعت) نعتِ خاتم المرسلینؐ (انتخابِ نعت) منشورِ نعت (اردو اور پنجابی فردیات کا مجموعہ) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب) قُلزُمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) حق دی تائید (نعت و منقبت) نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (ترتیب و ترجمہ) ترجمہ خصائصُ الکبریٰ۔ ترجمہ فتوح الغیب۔ ترجمہ تعبیر الرؤیا۔ میلادُ النبیؐ (۳۳۶ صفحات پر مشتمل مضامینِ نظم و نثر کی ایک تالیف) مدینۃ النبیؐ (دیارِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق مضامینِ نظم و نثر) حمد و نعت (خدا اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ثنا میں مضامینِ نظم و نثر) سیرتِ منظوم (قطعات کی صورت میں) سفرِ سعادت منزلِ محبت (سفرِ حرمین کی یادداشتیں) داعیٔ صلح و امنؐ (سیرت النبیؐ کے اہم ترین پہلو پر تحقیق) قرطاسِ محبت (محبتِ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر مضامین)

ہیئت کے اعتبار سے اُردو نعت کا ایک ضخیم انتخاب (ایک طویل تحقیقی مقدمے کے ساتھ) اور "صُلحائے امت" عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہوں گی۔

شہناز کوثر کی تصانیف

قوسِ قُزح (اسلامی موضوعات پر نو دھنک رنگ بصیرت افروز مضامین کا مجموعہ) حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (۳۱۲ صفحات پر مشتمل ایک تحقیقی مقالہ) حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بچپن (اپنے موضوع پر پہلی کتاب جو تحقیق و تدقیق اور ژرف نگاہی کا شاہکار ہے)

ماخذ و مراجع

- ✯ قرآن مجید
- ✯ مُسند احمد بن حنبلؒ
- ✯ صحیح مسلم
- ✯ بیہقی

- ابو طالبؑ مومن و قریش۔ عبد اللہ خنیزی (ترجمہ از ذیشان حیدر جوادی)
- اُردو میں نعت گوئی۔ ڈاکٹر ریاض مجید
- اُسدُ الغابہ فی معرفت الصحابہؓ۔ ابنِ اثیرؒ جلد اول، جلد سوم، جلد پنجم (ترجمہ از عبد الشکور لکھنوی) جلد نہم (ترجمہ از پروفیسر غلام ربانی عزیز)
- اسلام کی بہادر بیٹیاں۔ مرتبہ مسعودہ بیگم (مضمون از خواجہ شوکت گیلانی)
- اُسوۃ الرسولؐ۔ جلد دوم۔ اولاد حیدر فوق بلگرامی
- اسوۂ حسنہ۔ ابنِ قیم الجوزی (زاد المعاد کی تلخیص "ہدی الرسولؐ" کا اردو ترجمہ از عبد الرزاق ملیح آبادی)
- اُسوۂ حسنہ۔ محمد شریف قاضی
- اُسوۂ حسنہ۔ پروفیسر حمید احمد خاں
- اصحاب بدر۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری

- اصح السیر۔ مولانا عبد الرؤف داناپوری
- البدرین وا لتضمین فی تحقیق اسلام آباء سید الکونین۔ حبیبُ الرحیم فاروقی
- الخصائص الصغریٰ (عربی) علامہ جلال الدین سیوطی
- الخصائص الکبریٰ۔ جلال الدین سیوطی (ترجمہ از راجا رشید محمود و سید حامد لطیف)
- الرحیق المختوم۔ صفی الرحمان مبارکپوری
- الرّسولؐ۔ باڈلے (ترجم از ڈاکٹر ایم ایس ناز)
- السیرۃ الحلبیہ (عربی) جلد اول۔ علی بن برہان الدین الحلبی
- العقود الجموعہ۔ مولانا اشرف علی تھانوی (مرتّب محمد اقبال مہاجر مدنی)
- الغزوات الکبریٰ و معارک الفتح فی العراق والشام و مصر (عربی) عبد الکریم غزال
- الفاروق۔ علامہ شبلی نعمانی
- الفقیہ (ہفت روزہ) امرتسر۔ میلاد نمبر ۱۹۳۲
- المشاہد۔ حکیم رحمان علی
- النبی الاطہرؐ۔ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی (ترجمہ علیم الدین نقشبندی)
- النبی الخاتمؐ۔ مولانا مناظر احسن گیلانی
- الوارث (ماہنامہ) کراچی۔ اپریل ۱۹۹۱ (مضمون "اسلامی مہینوں کے فضائل" از سید معراج جامی)
- الوفا باحوالِ المصطفیٰؐ۔ ابنِ جوزی (ترجمہ از علامہ محمد اشرف سیالوی)
- اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ نیر ندیم
- امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ۔ مائل خیر آبادی
- انسانِ کامل۔ محمد بن علوی المالکی (ترجمہ از سید اسرار بخاری)
- انوارُ الصحابیات۔ مفتی بشیر احمد پسروری

- انوارِ محمدیہ (علامہ قسطلانی کی مشہور کتاب "المواہبُ اللدنیہ" کی تلخیص علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی نے "الانوارُ المحمدیہ" کے نام سے کی۔ زیرِ نظر کتاب اس کا اردو ترجمہ ہے جو پروفیسر غلام ربانی عزیز نے کیا)
- بطلِ نبوت۔ تھامس کارلائل (ترجمہ از محمد سکندر)
- پاکستان اسٹیٹ آئل ریویو، کراچی۔ خصوصی سیرت نمبر بعنوان "سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (غزوۂ تبوک سے سفرِ آخرت تک)" از شاہ مصباح الدین شکیل
- پیغمبرِ اسلام۔ ٹالسٹائی (ترجمہ از فیض الحسن)
- پیغمبرِ اعظم و آخر۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر
- پیغمبرِ انسانیت۔ مولانا جعفر شاہ پھلواروی
- پیغمبرِ انقلاب۔ وحید الدین خاں
- پیغمبرِ عالم۔ عبد الصمد رحمانی
- تاجدارِ حرم۔ اثر فاضلی
- تاجدارِ دو عالمؐ کے والدین۔ محمد رحیم دہلوی
- تاجدارِ مدینہؐ کی شہزادیاں۔ سلام اللہ صدیقی
- تاریخ الخلفا۔ جلال الدین سیوطی (ترجمہ از محمد بشیر صدیقی)
- تاریخ المدینۃ المنورہ۔ محمد عبد المعبود
- تاریخِ حرمین شریفین۔ عباس کرارہ مصری (ترجمہ از افلاح)
- تاریخِ مدینہ۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی (ترجمہ از حکیم سید عرفان علی)
- تاریخِ مسلمانانِ عالم۔ جلد دوم۔ حکیم قاری احمد پیلی بھیتی
- تب و تابِ جاودانہ۔ مفتی محمد سعید خاں
- تواریخِ حبیبِ الٰہ۔ مفتی عنایت احمد کاکوروی
- تیس پروانے شمعِ رسالت کے۔ طالب الہاشمی

- جرنیل صحابہؓ۔ نواز رومانی
- جمالِ سیرت۔ کرنل وصی الدین احمد
- جمالِ مصطفیٰؐ۔ جلد سوم۔ عبدالعزیز عرفی
- جنابِ عبداللہ۔ ریاض حسین
- جنات النعیم فی ذکر نبی الکریمؐ۔ محمد نظام الدین جعفری
- جوامع السیرۃ۔ ابنِ حزم ظاہری (ترجمہ از محمد سردار احمد)
- حبیبِ خدا۔ مولانا اشرف علی تھانوی ("نشر الطیب" ہی کو اس نام سے شائع کیا گیا ہے)
- حدیثِ شوق۔ راجا رشید محمود
- حرا کا آفتاب۔ صفیہ صابری
- حکایاتِ صحابہؓ یعنی سچی کہانیاں۔ مولانا محمد زکریا
- حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ۔ محمد حسین ہیکل (ترجمہ از شیخ محمد احمد پانی پتی)
- حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ فتح محمد غوری
- حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ محمد میاں صدیقی
- حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ یونس ادیب
- حضرت ابوایوب انصاریؓ۔ طالب الہاشمی
- حضرت علی المرتضیٰؓ۔ قاضی عبدالنبی کوکب
- حضرت علی المرتضیٰؓ۔ محمد عظیم الدین
- حضرت عمر فاروق اعظمؓ۔ محمد حسین ہیکل (ترجمہ از حبیب اشعر)
- حضرت عمر فاروقؓ۔ قاضی عبدالنبی کوکب
- حیاتِ محمد مصطفیٰؐ۔ عبدالرحمن چشتی (ترجمہ از واحد بخش سیال)
- حیاتِ محمد مصطفیٰؐ۔ ادارۂ درراہِ حق

- حضرت محمدؐ نزولِ وحی سے ہجرت تک حصۂ دوم۔ علی اصغر چودھری
- حضورِ اکرمؐ اور ہجرت۔ سیّد اسعد گیلانی
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن۔ شہناز کوثر
- حیات الصحابہؓ۔ جلد اول۔ محمد یوسف
- حیاتِ خالدؓ۔ عبدالرحمٰن شوق
- حیاتِ رسالت مآبؐ۔ راجا محمد شریف
- حیاتِ رسولؐ۔ عارف بٹالوی
- حیاتِ رسولؐ کے دس دن۔ خالد محمد خالد (ترجمہ از مقصود عالم صدیقی)
- حیاتِ طیبہ۔ عبدالحئی
- حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت۔ شہناز کوثر
- حیاتِ محمدؐ۔ محمد حسین ہیکل (ترجمہ از امام خاں نوشہروی)
- حیاتِ مصطفیٰؐ۔ صوفی سیّد عبدالرحمان
- خاتم النبیینؐ۔ نذیر احمد سیماب قریشی
- خاتونِ پاکستان (ماہنامہ) کراچی۔ رسول نمبر ۱۹۶۳
- خاتونِ جنتؓ۔ مائل خیر آبادی
- خالدؓ بن ولید۔ امیر احمد
- خالدؓ سیف اللہ۔ ابوزید شلبی (ترجمہ از محمد احمد پانی پتی)
- خلفائے راشدینؓ۔ معین الدین ندوی
- خطباتِ سیرت۔ کوثر نیازی
- خطباتِ سیرت۔ ڈاکٹر حافظ محمد یونس
- خطباتِ مدراس۔ سیّد سلیمان ندوی
- خطباتِ نبویؐ۔ محمد عبداللہ خاں۔ بی اے

- خوشبوؤں کی۔ محمودہ بیگم
- خیر البشرؐ کے چالیس جانثار۔ طالب الہاشمی
- دختران اسلام۔ عبدالغنی گھمن
- دربار نبویؐ کے معاہدے اور تبلیغی خطوط۔ محمد سلطان نظامی
- داعئ اعظمؐ۔ محمد یوسف اصلاحی
- دائی حلیمہؓ۔ محمد رحیم دہلوی
- ذکر النبیؐ۔ بنت منظور حسین
- ذکر جمیل۔ نواب صدر یار جنگ (محمد حبیب الرحمان خاں شروانی)
- ذکر حبیبؐ۔ عبدالشکور لکھنوی
- ذکر رسولؐ۔ قاری شریف احمد
- ذکر رسولؐ۔ کوثر نیازی
- رحمت دو عالمؐ۔ عطاء اللہ خاں عطا
- رحمت عالمؐ۔ سید سلیمان ندوی
- رحمت عالمؐ۔ پروفیسر فضل احمد
- رحمۃ للعالمینؐ۔ جلد اول، جلد دوم۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری
- رحمۃ للعالمینؐ۔ حکیم احمد شجاع
- رسالت مآبؐ۔ مفتی عزیز الرحمان
- رسول اکرمؐ۔ ام فاروق
- رسول اکرمؐ اور یہود حجاز۔ برکات احمد (ترجمہ از مشیر الحق)
- رسول اکرمؐ کا نظام جاسوسی۔ محمد صدیق قریشی
- رسول اکرمؐ کی انقلابی سیرت۔ اخلاق حسین قاسمی
- رسول اکرمؐ کی سیاست خارجہ۔ محمد صدیق قریشی

- رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی۔ ڈاکٹر حمید اللہ
- رسولؐ اللہ میدان جہاد میں۔ احسان بی اے
- رسول خاتمؐ۔ محمد جمیل احمد
- رسول خدا کا دشمنوں سے سلوک۔ امداد صابری
- رسول رحمتؐ۔ ابوالکلام آزاد
- رسول عربیؐ۔ جی سنگھ دارا
- رسول کاملؐ۔ ڈاکٹر اسرار احمد
- رسول کائناتؐ۔ عبدالکریم ثمر
- رسولؐ میدان جنگ میں۔ سید واجد رضوی
- روشنی کے مینار۔ حافظ محمد ادریس
- روضۃ الشہدا۔ حسین کاشفی (ترجمہ از صائم چشتی)
- رہبر کاملؐ۔ عبدالمجید سوہدروی
- ساقی کوثرؐ۔ ابن عرفان
- سراپائے اقدسؐ۔ حکیم غلام نبی
- سرور عالمؐ کے سفر مبارک۔ محمد کلیم ارائیں
- سرور کائناتؐ۔ سید امیر علی
- سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰؐ۔ قاضی عبدالنبی کوکب
- سید المرسلینؐ۔ پروفیسر سعید اختر
- سید انسانیتؐ۔ نعیم صدیقی
- سیدنا صدیق اکبرؓ۔ سعید احمد اکبر آبادی
- سیر الصحابیات و اسوۂ صحابیاتؓ۔ سعید احمد انصاری
- سیر صحابہؓ۔ جلد دوم۔ مہاجرین حصہ اول / جلد سوم۔ مہاجرین حصہ دوم۔ شاہ

معین الدین

- سیرتِ ابنِ ہشام (عربی) جلد اول
- سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (ظہورِ قدسی سے مسجدِ قبا تک) شاہ مصباح الدین شکیل
- سیرتِ احمدِ مجتبیٰ (قبا سے واقعۂ افک تک) شاہ مصباح الدین شکیل
- سیرتِ اسد اللہ الغالب علیؓ بن ابی طالب۔ فضل اللہ بہاری
- سیرتُ الصدیقؓ۔ حبیب الرحمان شروانی
- سیرتُ الفاروقؓ۔ الشیخ مصطفیٰ غلامینی (ترجمہ از ملک غلام علی)
- سیرتُ الرسولؐ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (ترجمہ از خلیفہ محمد عاقل)
- سیرتُ الرسولؐ من القرآن۔ رضوان اللہ و انظام اللہ شہابی
- سیرتُ المصطفیٰؐ۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
- سیرتُ المصطفیٰؐ۔ جلد اول۔ جلد دوم۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی
- سیرتُ المصطفیٰؐ۔ عبد المصطفیٰ اعظمی
- سیرتُ النبیؐ کامل۔ ابنِ ہشام (ترجمہ از عبد الجلیل صدیقی)
- سیرتُ النبیؐ۔ جلد اول۔ علامہ شبلی نعمانی
- سیرتُ النبیؐ۔ بشیر محمد شارق دہلوی
- سیرتِ حبیبؐ۔ برکت علی
- سیرتِ حضرت زید بن حارثہؓ۔ ابنِ عبد الشکور
- سیرتِ خاتم الانبیاءؐ۔ مفتی محمد شفیع
- سیرتِ دحلانیہ۔ احمد بن زینی دحلان مکی (ترجمہ از صائم چشتی)
- سیرتِ رسولؐ۔ ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمان
- سیرتِ رسولؐ اور ملتِ اسلامیہ کے موجودہ مسائل۔ ڈاکٹر محمد سلیم و پروفیسر محمد شریف سیالوی

- سیرتِ رسولِ اکرمؐ۔ پروفیسر سید شجاعت علی قادری
- سیرتِ رسولِ اکرمؐ۔ مفتی محمد شفیع
- سیرتِ رسولِ عربیؐ۔ علامہ نور بخش توکلی
- سیرتِ سرورِ انبیاءؐ۔ غلام احمد حریری
- سیرتِ سرورِ عالمؐ۔ جلد دوم۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی
- سیرتِ سیدُ الشہداء حضرت حمزہؓ۔ ابنِ عبد الشکور
- سیرتِ سیدُ المرسلینؐ۔ جلد اول۔ مرتضیٰ احمد خاں میکش
- سیرتِ سیدُ المرسلینؐ۔ جلد اول۔ عبد المصطفیٰ محمد اشرف
- سیرتِ طیبہ۔ جلد اول۔ جلد دوم۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام ربانی عزیز
- سیرتِ طیبہ۔ شبلی نعمانی (مرتبہ میمونہ سلطان شاہ بانو)
- سیرتِ طیبہ محمدؐ رسول اللہ۔ عبد المقتدر فاضل فتحپوری
- سیرتِ عائشہ صدیقہؓ۔ سید سلیمان ندوی
- سیرتِ عائشہ صدیقہؓ۔ میاں محمد سعید
- سیرتِ فاطمۃ الزہراؓ۔ طالب الہاشمی
- سیرتِ مجمعِ کمالات۔ پروفیسر عبد الجبار شیخ
- سیرتِ محمدیہ۔ ترجمہ مواہب اللدنیہ از علامہ قسطلانی (ترجمہ از عبد الجبار آصفی)
- سیرتِ مصطفیٰؐ۔ عبد العزیز ہزاروی
- سیرتِ نبویؐ۔ ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی (ترجمہ از مزمل حسین فلاحی)
- سیرتِ نبوی رسولِ کریمؐ۔ حفظ الرحمان سیوہاروی
- سیرتِ نبوی قرآنی۔ عبد الماجد دریابادی
- شرفُ النبیؐ۔ عبد الملک نیشاپوری (ترجمہ از اقبال احمد فاروقی)

- شریف التواریخ۔ جلد اول۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی
- شواہد النبوت۔ عبدالرحمٰن جامی (ترجمہ از بشیر حسین ناظم)
- صحابیاتؓ۔ نیاز فتح پوری
- صدیقِ اکبرؓ۔ خواجہ عباد اللہ اختر
- صلحِ حدیبیہ۔ محمد احمد باشمیل (ترجمہ از اختر فتح پوری)
- ضیائے حرم (ماہنامہ) لاہور۔ میلاد النبیؐ نمبر۔ نومبر دسمبر ۱۹۸۹
- عائشہؓ۔ عباس محمود العقاد (ترجمہ از محمد احمد پانی پتی)
- عرب کا چاند۔ سوامی لکشمن پرشاد
- علّموا اولادکم محبۃ رسول اللہ (عربی) ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی
- عہدِ نبوی کی اسلامی سیاست۔ عبدالمتعال الصعیدی
- عہدِ نبویؐ کے غزوات و سرایا۔ ڈاکٹر رؤفہ اقبال
- عہدِ نبویؐ کے نادر واقعات۔ علی اصغر چودھری
- غزواتِ اسلام۔ محمد شریف گلزار
- غزواتِ اسلام۔ سید شاہد احمد
- غزواتُ النبیؐ۔ نور بخش توکلی
- غزواتِ رسول اللہؐ (ہجرت سے بدر تک) بریگیڈیر گلزار احمد
- غزوۂ احد (اسلام کے فیصلہ کن معرکے)۔ محمد احمد باشمیل (ترجمہ از اختر فتح پوری)
- غزوۂ موتہ۔ محمد احمد باشمیل
- غزوۂ حنین۔ محمد احمد باشمیل
- غزوۂ تبوک۔ محمد احمد باشمیل
- غلامانِ اسلام۔ سعید احمد

- غلامانِ محمدؐ۔ محمد احمد پانی پتی
- فروغِ ابدیت۔ جعفر سبحانی (ترجمہ از نصیر حسین)
- فصاحتِ نبویؐ۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
- فضائلِ مدینۃ الرسولؐ۔ محبوب علی خاں قادری
- فضائلِ مدینہ منورہ۔ عابد الرحمان صدیقی
- فیض الاسلام (ماہنامہ) راولپنڈی۔ اگست ۱۹۹۱
- قرآن اور صاحبِ قرآن۔ عبدالعزیز عرفی
- قوسِ قزح۔ شہناز کوثر
- کتاب المعارف۔ ابن قتیبہ (ترجمہ از سلام اللہ صدیقی) یہ کتاب انڈیا سے "سیرِ انبیاء و صحابہ و تابعین" کے نام سے چھپی ہے
- کلام ابی طالبؓ۔ مرتبہ علی حسنین شیفتہ
- ماہتابِ عربؐ۔ عاشق الٰہی میرٹھی
- مبلغِ اعظمؐ۔ عبدالغفار اثر
- محبوبِ خدا۔ چودھری افضل حق
- محسنِ انسانیتؐ۔ نعیم صدیقی
- محسنِ انسانیتؐ۔ اے جی سکندر
- محمدؐ رسول اللہ۔ شیخ محمد رضا (ترجمہ از محمد عادل قدوسی)
- محمدؐ رسول اللہ۔ عبدالصمد صارم الازہری
- محمدؐ عربی۔ خورشید احمد انور
- مخزنِ نعت۔ مرتبہ محمد اقبال جاوید
- مدارج النبوت۔ جلد دوم۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ترجمہ از غلام معین الدین نعیمی)

- مدینۃ الرسولؐ۔ ابوالنصر منظور احمد شاہ
- مدینۂ محبوبؐ ترجمہ خلاصۃ الوفا۔ سمہودی (ترجمہ از فیض احمد اویسی)
- معارج النبوت۔ جلد اول۔ جلد دوم۔ مُلّا معین واعظ کاشفی (ترجمہ از حکیم محمد اصغر فاروقی)
- معجزاتِ سرورِ عالمؐ۔ ولید الاعظمی
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سیّد معظم علی
- معراجِ انسانیت۔ پرویز
- مغازی الرسولؐ۔ واقدی (ترجمہ از بشارت علی خاں)
- مغازیِ رسولؐ اللہ۔ عروہ بن زبیر (ترجمہ از سعید الرحمان علوی)
- مقالاتِ سیرت۔ ڈاکٹر آصف قدوائی
- مقامِ مصطفیٰؐ۔ ملک شیر محمد خاں اعوان
- مکالماتِ نبویؐ۔ ابویحییٰ امام خاں نوشہروی
- مکتوباتِ نبویؐ۔ سید محبوب رضوی
- منہجِ انقلابِ نبویؐ۔ ڈاکٹر اسرار احمد
- مولوی (ماہنامہ) دہلی۔ رسولؐ نمبر ۱۳۵۱ھ (مضمون "رسالت سے پہلے" از ڈاکٹر سعید احمد)
- میلاد نامہ و رسولؐ بیتی۔ خواجہ حسن نظامی
- نبوت۔ محسن قرائتی (مترجم ڈاکٹر شاہد چودھری)
- نبی اکرمؐ کاشانۂ نبوی میں۔ علی اصغر چودھری
- نبیِ رحمتؐ۔ ابوالحسن علی ندوی
- نبیِ عربیؐ۔ قاضی زین العابدین میرٹھی
- نبی کریمؐ کی معاشی زندگی۔ پروفیسر ڈاکٹر نور محمد غفاری

- نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیبؐ۔ مولانا اشرف علی تھانوی
- نعت (ماہنامہ) لاہور۔ مارچ ۱۹۸۸ء بعنوان "مدینۃ الرسولؐ" (مضمون "مدینہ منورہ کے اسمائے مقدسہ" از اظہر محمود۔ بی اے)
- نقوش۔ رسولؐ نمبر۔ جلد اول، جلد ۲، جلد ۳، جلد ۷، جلد ۸، جلد ۱۲
- نوادرات۔ محمد اسلم جیراجپوری
- نور البصر فی سیرت خیر البشرؐ۔ حفظ الرحمن سیوہاروی
- ہادیِ اعظمؐ۔ ڈاکٹر عبدالہادی سرحیو
- ہادیِ کونینؐ۔ اسماعیل ظفر آبادی
- ہمارے پیارے نبیؐ۔ سید آل احمد رضوی
- ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ عرفان خلیلی صفی پوری
- یارِ غار۔ مُونس زبیری
- یارِ کامل۔ محمد منیر قریشی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ



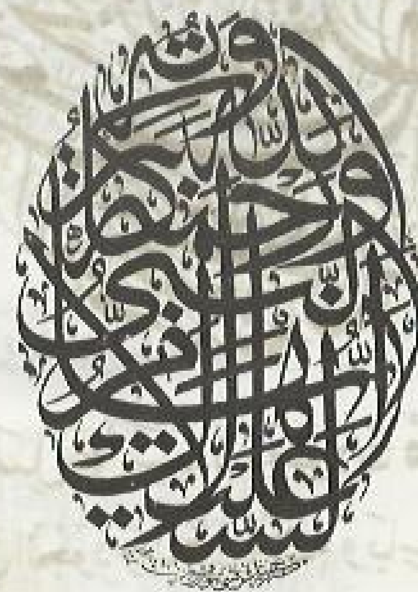
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت: ۵۶)



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

یا اللہ! ہمارے آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیج۔



اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وَبَرَكَاتُهٗ.